# تفصیل مناظرہ

## ھارون آباد

مابین

اہل السنّت والجماعت وغیر مقلدین

# موضوع مناظرہ

بحث مکمل نماز پر ہوگی۔ پہلے دلیل قرآن سے لی جائے گی، اگر قرآن سے دلیل نہ ملے تو حدیث سے دلیل لی جائے گی، اگر حدیث پاک میں نہ ہوگی تو اقوال صحابہ سے، اگر اقوال صحابہ میں دلیل نہ ہوگی تو قیاس صحیح سے۔ مدعی اور مثبت اہل حدیث مناظر ہوگا۔

## مناظر اسلام، ترجمان وکیل احناف اہلسنت والجماعت

## حضرت مولانا محمد امین صاحب صفدر اکاڑوی

## غیر مقلد مناظر مولوی طالب الرحمٰن

مولوی طالب الرحمٰن نے اپنی پہلی تقریر میں ذکر کیا کہ ہم مدعی ہیں، مکمل نماز پر بحث ہوگی۔ ہم اپنا مسئلہ قرآن وحدیث سے ثابت کریں گے۔ یہ نہیں ہوگا کہ یہ سوال کرتے جائیں اور ہم جواب دیتے رہیں اور مسائل نمبروار چلیں گے۔

حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب نے اپنی پہلی تقریر میں اصولِ مناظرہ کی مشہور کتاب رشیدیہ ہاتھ میں اٹھا کر یہ ثابت کیا کہ مناظرہ کرنے والوں کی صرف دو ہی قسمیں ہیں۔ ۱۔ مدعی ۲۔ سائل، تیسری کوئی قسم نہیں ہے۔ آپ نے اپنے آپ کو مدعی تسلیم کرلیا ہے تو لامحالہ ہم سائل ہیں۔ مسئلہ زیر بحث نماز ہے۔ (نہ کہ شرائط نماز) یہاں تک جو باتیں ثابت ہوئیں وہ یہ ہیں:

۱۔ ابتدائی طور پر جانبین مکمل نماز پر بحث کرنے پر متفق تھے۔

۲۔ مولوی طالب الرحمٰن نے مناظرے کی اصولی کتاب رشیدیہ کے حوالے کا کوئی جواب نہ دے کر تسلیم کرلیا کہ مناظرہ کرنے والوں کی صرف دو ہی قسمیں ہیں اور اپنے کو مدعی پہلے سے تسلیم کیا ہوا ہے۔

۳۔ اب مولوی طالب الرحمٰن اصول مناظرہ کے تحت سوال کرنے کے قطعاً مجاز

نہیں ہیں بلکہ ان کے ذمہ صرف اپنی نماز کو مذکورہ بالا دلائل سے ترتیب وار ثابت کرنا رہ جاتا ہے۔

خلاصہ یہ نکلا کہ غیر مقلد کا اپنی نماز کو دلائل سے ثابت نہ کرنا اصول مناظرہ کے خلاف ہے۔ آئندہ تفصیل کو پڑھ کر فیصلہ کرنا پڑھنے والے کے ذمہ ہے کہ اصول مناظرہ اور موضوع مناظرہ کے مطابق کس نے بات کی اور کس نے راہ فرار اختیار کی؟

آسانی کے لیے اس تفصیل کے دو حصے کیے جاتے ہیں۔ پہلے حصہ میں سائل (مناظر اہل سنت والجماعت) کے سوال لکھے جاتے ہیں۔ جن کا مدعی (غیر مقلد مناظر) نے کوئی جواب نہیں دیا اور جواب دینے کی بجائے جو کچھ انہوں نے اپنی نماز سنائی اس کا تذکرہ حصہ دوم میں کیا جائے گا۔ اختصار کی وجہ سے سائل (مناظر اہل سنت والجماعت) کے متقارب سوالوں کو ایک ہی نمبر میں درج کیا جائے گا۔ وقت پانچ پانچ منٹ طے ہوا۔ مولوی طالب الرحمٰن نے کہا کہ درمیان میں جو بولے اس کو باہر نکال دیا جائے اور مناظر بھی دوسرے کے وقت میں نہیں بولے گا۔ (اپنے اس قول کی سب سے پہلے خود طالب الرحمٰن نے مخالفت کی اور مولانا محمد امین صاحب کے وقت میں بولا، کیسٹ شاہد ہے)

اصولِ مناظرہ کے تحت حضرت مولانا محمد امین صاحب کے سوالات جو موضوع کے عین مطابق تھے۔ درج ذیل ہیں:

۱۔ نماز میں کل کتنے ارکان ہیں؟ افعال کتنے ہیں؟ اذکار کتنے ہیں؟ ان میں سے کتنے قرآن سے ثابت ہیں؟ کتنے حدیث سے، کتنے اجماع صحابہ سے اور کتنے قیاس سے اور ساتھ یہ بھی وضاحت کرنی ہوگی کہ اگر یہ قیاس مولانا کا ہوگا تو صحابہ کس قیاس پر عمل کیا کرتے تھے کیونکہ جب انہوں نے قیاس شامل کر ہی لیا تو صحابہ کی نماز جن کے بارے میں ان کا خیال ہے کہ اس میں قیاس شامل نہیں تھا۔ وہ کامل تھی یا ناقص تو پہلے اسی بات کا فیصلہ کرنا ہوگا کہ افعال واذکار کتنے ہیں، اس میں کچھ ہم زبان سے پڑھتے ہیں کیونکہ نماز نام ہے بدنی اور زبانی عبادت کا، اس میں کچھ ہم زبان سے

پڑھتے ہیں جن کو اذکار کہتے ہیں۔ کچھ ہم اپنے جسم کے باقی حصوں سے ادا کرتے ہیں جن کو افعال کہتے ہیں تو (آپ کو) افعال کی تعداد، اذکار کی تعداد، ارکان کی تعداد (بتانا ہوگی نیز یہ بتانا ہوگا کہ) کتنے قرآن سے کتنے حدیث سے کتنے اجماع صحابہ سے اور کتنے قیاس سے ثابت ہیں۔ اس کے بعد ہم ان شاء اللہ تعالیٰ اگلی بات پوچھیں گے۔

اس کے جواب میں مولوی طالب الرحمٰن نے شرائط طے کرنے اور شرائط پر دستخط کرنے والے غیر مقلد (جس نے پہلے مناظرے کا چیلنج دیا، رشید احمد مغل ٹمبر سٹور) کی جہالت کا اقرار کیا اور مذکورہ سوالوں کا کوئی جواب نہیں دیا بلکہ اصول مناظرہ اور موضوع مناظرہ کے بالکل برعکس سائل سے شرائط نماز کے بارے میں سوال کرنے لگے جس کی تفصیل حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔

مولانا محمد امین صاحب نے اپنی باری میں واضح کیا کہ میرا مطالبہ پورا نہیں کیا اور میرے سوالوں کا کوئی جواب نہیں دیا۔ یہ کسی کتاب سے کتب فقہ کی طرح شرائط بھی نہیں دکھا سکتے، انہیں نماز کے مذکورہ سوال یاد نہیں ہیں۔ میرے سوالوں کا جواب پورے مناظرے میں نہیں دیا گیا۔ (اور ایسا ہی ہوا، کیسٹیں شاہد ہیں)

۲۔ اکیلا آدمی جب نماز کی نیت باندھے گا تو اللہ اکبر کہے گا، وہ بلند آواز سے کہے یا آہستہ آواز سے۔

۳۔ مقتدی جب اللہ اکبر امام کے پیچھے کہے وہ اونچی آواز سے کہے یا آہستہ سے۔ یہ میں گالی نہیں دے رہا۔ قرآن کی آیت یا حدیث کا مطالبہ کر رہا ہوں لیکن مولوی صاحب قیامت تک یہ بیان نہ کریں گے۔

۴۔ اس کے بعد ثناء پڑھے گا۔ ثنا پڑھنا فرض ہے یا واجب یا سنت یا نفل، اس کی پوزیشن (حکم) کیا ہے۔

۵۔ اگر بھول کر (ثناء کی جگہ) التحیات پڑھے تو نماز ہوگی یا نہیں۔

۶۔ اگر ثناء جان بوجھ کر چھوڑ دے تو نماز ہوگی یا نہیں

۷۔ اس کے بعد اعوذ باللہ پڑھنا ہے وہ آہستہ پڑھے یا بلند آواز سے اس کی

حدیث پڑھ کر سنائیں۔

۸۔ تعوذ پڑھنا فرض ہے یا واجب یا سنت یہ الفاظ حدیث سے دکھائیں۔

۹۔ اس کے بعد سورۃ فاتحہ کو یہ لوگ فرض کہتے ہیں اس کے لیے بھی فرض کا لفظ آیت یا حدیث سے دکھائیں۔

۱۰۔ اور یہ کہ امام اونچی آواز سے پڑھے یا آہستہ آواز سے اس کی صراحت کسی صحیح حدیث میں ہو۔

۱۱۔ اگر مقتدی بالکل نہ پڑھے تو اس کی نماز نہیں ہوگی صراحت حدیث سے ہو۔

۱۲۔ اگر سکتات میں پڑھے تو اس کی کیا حیثیت ہے۔

۱۳۔ آمین کہنا نماز میں فرض ہے یا واجب ان کی ذرا حدیثیں پڑھ کر سنائیں۔

(ان جملہ سوالوں کے جواب میں مولوی طالب الرحمٰن نے کہا) کہ یہ بعد کی باتیں ہیں اور جواب میں کوئی حدیث نہیں پڑھی، موضوع سے غیر متعلق مسائل چھیڑ کر جان بچائی، تفصیل حصہ دوم میں)

۱۴۔ آمین کتنی رکعات میں اونچی اور کتنی میں آہستہ کہنا سنت ہے، حدیث پیش کریں۔

۱۵۔ مقتدی کتنی رکعتوں میں آمین آہستہ اور کتنی میں بلند آواز سے کہے۔

۱۶۔ اونچی کہنا سنت ہے تو حدیث سے سنت کا لفظ دکھائیں۔

۱۷۔ چھ اور گیارہ کا فرق حدیث سے بیان کریں۔ (یعنی یہ حضرات چھ رکعتوں میں اونچی اور گیارہ میں آہستہ کہتے ہیں) یہ فرق حدیث سے دکھائیں۔

۱۸۔ اس کے بعد نماز میں سورۃ پڑھی جاتی ہے وہ فرض ہے یا واجب یا سنت شریعت میں اس کا کیا حکم ہے؟۔ قرآن وحدیث سے پیش کریں۔ ان سوالوں کے جواب میں بھی کوئی آیت یا حدیث نہیں پڑھی، موضوع سے غیر متعلقہ مسائل چھیڑے۔

۱۹۔ رکوع کی تکبیر مقتدی بلند آواز سے کہے یا آہستہ، اس کی حدیث مولوی صاحب کو نہیں آئے گی۔

۲۰۔ رکوع کی تکبیر فرض ہے یا واجب یا سنت، قرآن وحدیث پیش کریں۔

۲۱۔ رکوع کی تسبیحات بلند آواز سے پڑھی جائیں یا آہستہ آواز سے، آج نمازیوں کو اس پر عمل کرنا ہے لیکن یہ تمام مولوی مل کر بھی اس کو حدیث سے ثابت نہیں کر سکتے۔

۲۲۔ اس کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ اونچی آواز سے کہے یا آہستہ آواز سے؟

۲۳۔ ربنا لک الحمد بھول جائے تو سجدہ سہو کرے یا نہ کرے۔

۲۴۔ اللہ اکبر اونچی آواز سے کہے یا آہستہ آواز سے؟

۲۵۔ ربنا لک الحمد اونچی آواز سے پڑھے یا آہستہ۔ ان سوالوں کے جواب میں بھی نہ آیت پیش کر سکے نہ حدیث۔

۲۶۔ سجدہ کرنا فرض ہے یا واجب، فرضیت یا وجوب کی حدیث یا آیت پیش کریں۔

۲۷۔ دو سجدوں کے درمیان میں تسبیح پڑھی جاتی ہے وہ آہستہ پڑھی جائے یا بلند آواز سے؟

۲۸۔ تسبیح آہستہ پڑھنا فرض ہے یا واجب یا سنت۔

۲۹۔ اونچی آواز سے پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

۳۰۔ سجدے کے بعد دوسری رکعت میں تشہد پڑھنا ہے تشہد آہستہ پڑھنا فرض ہے یا واجب یا سنت قرآن کی آیت یا حدیث سے ثابت کریں، کسی امتی کا قول معتبر نہ ہوگا۔

۳۱۔ نیت کے بارے میں کس کس چیز کی نیت دل میں کرنا فرض ہے اور کس کی نہیں، قیامت تک نہیں بتا سکیں گے نہ یہ اور نہ ان کے ساتھ والے۔

۳۲۔ اللہ بزرگ تر است کے اعتراضات پر سوال کیا کہ ہماری فقہ میں اس کو فرض لکھا ہو یا واجب یا سنت لکھا ہو تو دکھاؤ۔

۳۳۔ التحیات کا کیا حکم ہے؟ قرآن کی آیت یا حدیث سے بیان کریں۔

۳۴۔ درود ابراہیمی ہی نماز میں پڑھنا خاص ہے حدیث سے دکھائیں۔

۳۵۔ درود ابراہیمی نماز میں پڑھنا فرض ہے یا واجب یا سنت اس کی آیت یا حدیث پیش کریں۔

۳۶۔ درود شریف کے بعد کی دعا فرض ہے یا واجب یا سنت۔

۳۷۔ یہ دعا آہستہ پڑھنی ہے یا بلند آواز سے؟

(یہ جملہ سوالات کیسٹوں میں موجود ہیں۔ ان کا کوئی جواب نہیں دیا گیا اور نہ ہی قیامت تک دے سکتے ہیں۔ ﴿وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا﴾ مولانا کے بقیہ لاجواب سوالات اگلے حصے میں ملاحظہ فرمائیں۔

## حصہ دوم

مولوی طالب الرحمٰن نے اپنی ابتدائی تقریروں میں جو باتیں کیں۔

ا۔ ہم مدعی ہیں مکمل نماز پر بحث ہوگی۔ نماز شروع سے چلائیں گے۔ ہم ثابت کریں گے کہ ہمارا مسئلہ قرآن وحدیث کے مطابق ہے۔ یہ نہیں ہوگا کہ یہ سوال کرتے جائیں اور ہم جواب دیتے رہیں۔ (اس کا جواب مولانا محمد امین صاحب نے اصولِ مناظرہ کی معتبر کتاب رشیدیہ کے حوالے سے دیا کہ مدعی کے ذمہ صرف یہ ثابت کرنا ہے اور ہم نے صرف سوال کرنا ہے، اس حوالے کا طالب الرحمٰن صاحب کوئی جواب نہ دے سکے) مناظر بھی کسی کے وقت میں نہیں بولے گا۔ اگر کوئی بولے تو اسے فوراً باہر نکال دیا جائے۔ (اپنی اس بات کی سب سے پہلے مولوی طالب الرحمٰن نے خود ہی خلاف ورزی کی اور اس سے اگلی ہی تقریر میں مولانا کی تقریر کے دوران بولا کہ حدیث دکھاؤ اور صاحب مکان غیر مقلد نے جانبداری سے کام لیا اور اس کو کچھ نہ کہا) اپنی اسی تقریر میں اقرار کیا کہ یہ تحریر ایک عام آدمی کی لکھی ہوئی ہے کسی عالم کی لکھی ہوئی نہیں۔ (یہ کہہ کر جانبین کی مصدقہ تحریر سے فرار کا اقرار کرلیا) اس کے بعد کہا کہ نماز کے لیے پاک ہونا ضروری ہے اور قرآن کی آیت ﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ پیش کی اور ایک

حدیث سے استدلال کیا کہ کپڑوں کو پاک رکھنا ضروری ہے اور پھر ہدایہ سے ایک درہم نجاست کے مسئلہ پر اعتراض کیا۔ (مناظرے میں مولوی طالب الرحمٰن کا یہ پہلا سوال تھا جو کہ موضوع مناظرہ اور اصول دونوں کے خلاف تھا۔ اصول مناظرہ کے تحت یہ مدعی تھے، انہیں سوال کا کوئی حق نہ تھا۔ موضوع مناظرہ کے بارے میں خود اقرار کر چکے تھے کہ بحث نماز پر ہوگی لیکن فرار میں ماہر ہونے کا ثبوت دیا۔ اپنی نماز ثابت کرنے کی بجائے شرائط نماز کے بارے میں سوال کرنا شروع کر دیئے۔ صاحب مکان نے جانبداری سے کام لیتے ہوئے خلاف موضوع گفتگو سے نہ روکا اور اس نے نماز سے قبل کے مسائل شروع کیے جبکہ حضورﷺ کی نماز تکبیر سے شروع ہوتی تھی۔ **عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت كان رسول اللهﷺ يستفتح الصلوة بالتكبير والقرأة بالحمد لله رب العالمين** (مشکوۃ ص ۷۵ مسلم وغیرہا) ترجمہ: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نماز تکبیر سے شروع فرماتے تھے اور قراءۃ الحمد سے شروع کرتے تھے۔ مولوی طالب الرحمٰن نے طے شدہ موضوع کے خلاف شرائط چھیڑ کر حضور کے اس فعل سے جہالت کا ثبوت دیا۔ (جس مناظر کو یہ بھی پتہ نہ ہو کہ حضور کی نماز کہاں سے شروع ہوتی ہے اس نے مکمل نماز سے کیا بحث کرنا تھی)

مولانا محمد امین صاحب نے اپنی اگلی تقریر میں فرمایا کہ مولوی طالب الرحمٰن نے میرا مطالبہ پورا نہیں کیا اور نماز کے اذکار وافعال بتانے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ انہیں اپنی نماز کے ارکان و اذکار یاد ہی نہیں ہیں نیز شرائط واجبات اور سنتیں بھی یاد نہیں ہیں اگر مولوی صاحب نماز کی شرائط کسی کتاب سے بیان کر دیں جیسے ہم فقہ کی کتب سے بیان کرتے ہیں تو ہم تسلیم کر لیں گے کہ انہیں اپنی نماز یاد ہے۔ میرے سوال کا جواب نہیں دیا اور یہ پورے مناظرے میں میرے سوال کا جواب نہیں دے گا باقی انہوں نے جھوٹ بولا ہے کہ فقہ حنفی میں یہ ہے اور ہمارے ہاں پاکی شرط ہے انہیں اپنے مسلک کا بھی پتہ نہیں، یہ تیسیر الباری اردو شرح بخاری اور عرف الجادی میں ہے۔ کہ

در جامہ ناپاک نماز گزارد نمازش صحیح باشد

یعنی جو گندے ناپاک کپڑوں سے نماز پڑھے اس کی نماز صحیح ہے۔ میں حیران ہوں، یہ قرآن و حدیث تو کیا جانیں ان کو تو اپنے مذہب کا بھی پتہ نہیں۔ ان کے مذہب میں خمر (انگوری شراب) پاک ہے۔ ہم سے ایک درہم کا مطالبہ کرتے ہیں ان کے مذہب میں پورا جسم شراب سے رنگا ہوا ہو تو نماز درست ہے۔ ان کے مذہب میں خون سے سارا جسم رنگا ہو تو نماز ہو جاتی ہے، پہلے یہ چھ فٹ (جسم کی پاکی) کا ثبوت دیں، بعد میں ہم سے درہم کا مطالبہ کریں۔ پھر اس سے ہم انشاء اللہ درہم کو منہا کریں گے۔ تیسیر الباری اور صلوۃ الرسول ص ۵۳ میں موجود ہے (پانی کا) رنگ، بو، مزہ تبدیل نہ ہو تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔ اگر ایک گلاس یا بالٹی میں نجاست ڈالیں تو پانی پاک ہے اسے پینا، اس سے کھانا پکانا، وضو، غسل سب جائز ہے، چونکہ شرائط نماز نہیں آتیں، اس لیے طہارت کا نام لے کر چھوٹ جاؤں گا لیکن طہارت ان کے ہاں سرے سے شرط ہی نہیں ہے۔ بدور الاہلہ میں ہے کہ گندے جسم سے نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے۔ حدیث سے ثابت کریں کہ گندگی کیا ہے۔ ان کے ہاں منی، خون، خمر گندے نہیں ہیں۔ سب کچھ لگا ہوا ہو ان کے ہاں درست ہے اور ہم سے مطالبہ درہم کا۔ ڈایا میٹر کا جواب استنجا بالحجر (ڈھیلوں سے استنجا کافی ہو جاتا ہے) سے دیا (یہاں طالب الرحمٰن نے دوسری مرتبہ مولانا کی بات کو ٹوک کر حدیث کا مطالبہ کیا اور اپنے ہی طے کردہ اصول کو توڑا اور یہاں دوسرے غیر مقلدین کا شور بھی کیسٹ میں موجود ہے۔ لیکن راؤ صاحب مکمل جانب داری کا ثبوت دیتے ہوئے چپ رہے) چھ فٹ جسم پر گندگی برداشت اور ہم سے مطالبہ درہم کا۔

مولوی طالب الرحمٰن نے اپنی اگلی تقریر میں اپنی جماعت کے اکابر سے برأت کا اظہار کیا اور ان کی کتابوں کے ان حوالہ جات کا کوئی جواب نہیں دیا جو مولانا محمد امین صاحب نے تیسیر الباری عرف الجادی، بدور الاہلہ اور صلوۃ الرسول سے پیش کیے تھے۔ صرف یہ کہہ کر ٹال دیا کہ ہم نے ان کا کلمہ نہیں پڑھا، ان کی کتابوں کو چوراہے میں رکھ کر آگ لگا دو ہم ذمہ دار نہیں۔ اسی تقریر میں دوسری مرتبہ خلاف اصول و موضوع مناظرہ محرمات ابدیہ کا مسئلہ چھیڑا جس پر مولانا محمد قاسم صاحب نے کہا کہ ایسی باتوں کا کیا

فائدہ جس پر جملہ غیر مقلدین نے شور کر دیا کہ ان کو باہر نکالو، حالانکہ اس سے پہلے طالب الرحمٰن دو دفعہ مولانا محمد امین صاحب کی تقریر کے دوران بول چکا تھا۔ مولانا محمد امین صاحب نے اپنی اگلی تقریر میں طالب الرحمٰن کی کتاب سے چند فاش غلطیوں کی نشاندہی کی اور کہا کہ زیر بحث مسئلہ مکمل نماز ہے یہ خلط مبحث کر رہا ہے اور یہاں تک طالب الرحمٰن موضوع سے غیر متعلقہ تین مسائل درمیان میں لا چکا۔ حضرت مولانا محمود حسن شیخ الہند کی تقریر ترمذی پر اعتراض کیا۔ درہم اور محرمات ابدیہ کے مسائل چھیڑے۔

مولانا محمد امین صاحب نے فرمایا کہ تقریر ترمذی میں خیانت سے کام لے رہا ہے اور کتاب پیش کرنے کا مطالبہ کیا اور فرمایا کہ ہم نے نماز سیکھنی ہے جس طرح فقہاء کی کتب ہدایہ وغیرہ میں شرائط نماز ہیں۔ اس طرح حدیث کی کسی کتاب سے نکال کر دکھاؤ۔ علامہ وحید الزمان وغیرہ اپنے بزرگوں کی کتب سے برات کے جواب میں مناظر اہل سنت نے کہا کہ ہم نے ان کو خدا یا رسول کر کے پیش نہیں کیا بلکہ تمہاری طرح ان کا بھی یہی دعویٰ تھا کہ ہم اہل حدیث ہیں، ہم قرآن وحدیث سے باہر نہیں جاتے۔ ان کی جتنی کتابیں ہیں قرآن وحدیث کا نام لے کر لکھی گئی ہیں۔ بدور الاہلہ مصنفہ نواب صدیق حسن میں خنزیر کو ماں کی طرح پاک لکھا گیا ہے۔ مولانا عبداللہ روپڑی نے قرآن کی آیت انی جاعل فی الارض خلیفۃ کی تفسیر میں عورت کے رحم کی پیمائش اس کا نقشہ اور تفصیلات ذکر کی ہیں جو کوک شاستر کو بھی مات کر گئیں۔ (بحوالہ مظالم روپڑی ص ۵۴۔۵۵) تمہارے اکابر کا یہی دعویٰ تھا کہ اہل حدیث کہلا کر رحم کی یہ تشریح۔ اور شراب، منی، خون، مردار اور کتے کو پاک کہتے ہیں ان کی پاکی کی نسبت قرآن وحدیث کی طرف کی ہے کیونکہ دعویٰ یہ ہے کہ ہم ان دو کے علاوہ کسی بھی چیز کو نہیں مانتے۔

مولوی طالب الرحمن نے اپنی کتاب کی غلطیوں کے جواب میں ایضاح الادلہ میں لکھی گئی قرآن کی آیت (جو کاتب کی غلطی سے لکھی گئی اور اب اس کی تصحیح بھی ہوگئی ہے) پیش کی اور تسلیم کیا کہ جیسے ایضاح الادلہ میں کاتب کی غلطی ہے اس طرح میری کتاب میں بھی کاتب کی غلطیاں ہیں یہاں پر بخاری کے صفحہ پڑھنے کا مطالبہ بھی

کیا (یہ چوتھا حیلہ فرار تھا)

مولانا محمد امین صاحب نے اپنی باری میں بخاری شریف کے صفحہ پڑھنے کا جواب دیا کہ اگر حقانیت کا یہ معیار ہے تو قرآن کی ایک آیت یا ایک حدیث پڑھ کر سنا دو میں ابھی تیار ہوں۔ (صفحہ پڑھنے کے لیے) لیکن مولوی طالب الرحمٰن نے اس سوال کا پورے مناظرے میں جواب نہیں دیا۔ نہ آیت پڑھی نہ حدیث پیش کی۔ تقریر ترمذی پر اعتراض کا جواب دیا کہ یہ پوری عبارت نہیں پڑھ رہے اس میں خیانت کر رہے ہیں۔ کتاب کے مطالبے پر کتاب دینے سے انکار کر دیا۔ محرمات ابدیہ کے مسئلہ میں بھی جھوٹ بولا ہے۔ مناظر اہل سنت نے کہا کہ ہمارے ہاں ایسا شخص واجب القتل ہے اور درمختار ص ۱۹۶ جلد ۳ سے حوالہ پیش کیا۔ ویکون التعزیر بالقتل یعنی ایسے شخص کو جو اپنی محرم عورت سے نکاح کرے اس کی سزا قتل ہے۔ (محرمات سے صرف نکاح کرنے پر اتنی سخت سزا مذہب حنفی کے سوا کسی بھی مذہب میں نہیں) مولوی طالب الرحمٰن درمیان میں بولا کہ عند ابی حنیفہ کا لفظ دکھاؤ جو ان کی سراسر جہالت تھی کیونکہ ہر مسئلہ میں عند ابی حنیفہ کا لفظ ضروری نہیں ہے۔ ہزارہا ایسے مسائل ہیں جو مفتی بہا ہیں لیکن ان کے ساتھ عند ابی حنیفہ کا لفظ نہیں ہے۔ (مولوی طالب الرحمٰن کو کتاب درمختار دکھائی گئی تو کہنے لگے کہ یہ تو حاشیہ ہے حالانکہ وہ اصل کتاب تھی۔)

مولوی طالب الرحمٰن نے اپنی اگلی تقریر میں اپنی کتاب کی غلطیوں کا جواب دیا کہ کاتب کی غلطیاں ہیں اور تقریر ترمذی پر اعتراض کیا۔ بخاری کا صفحہ پڑھنے کا بھی مطالبہ دہرایا اور پھر مسئلہ درہم شروع کر لیا۔ نماز کے مسائل کی بجائے پاکی کے مسائل شروع کیے اور کہا کہ ان کے ہاں طاقت کے لیے شراب پینی جائز ہے۔ وطی فی دبر نفسہ کا مسئلہ چھیڑا۔ ان کے ہاں کتا اٹھا کر نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ یہ مسائل شروع کیے اور موضوع سے جان چھڑانے میں کامیاب ہو گیا۔

مولانا محمد امین صاحب نے اپنی باری میں کہا کہ نماز کے مسائل چھوڑ رہا ہے، محرمات ابدیہ کے نکاح کے الزام کا جواب دیا کہ یہ خود تسلیم کر رہے ہیں کہ امام

صاحب کے نزدیک حد نہیں ہے۔ تعزیر ہے اور تعزیر بالقتل کا حوالہ دکھایا جاچکا ہے۔ خنزیر کی پاکی کے الزام کا جواب دیا کہ امام صاحب کے نزدیک خنزیر پاک ہونے کا حوالہ دکھائیں۔ (جو اخیر تک نہ دکھا سکے) درمیان میں متنبہ کیا کہ اصل موضوع سے جاہل ہے اس لیے دوسرے موضوعات کی طرف جارہے ہیں۔ تعزیر والے مسئلے کی وضاحت کی کہ ہمارے مذہب میں محرمات ابدیہ سے نکاح کرنے کی سزا قتل ہے اور یہ ماں بہن کے ساتھ زنا کرنے والے کو سو کوڑے مار کر چھوڑ دیتے ہیں، پھر وہ دوسری سے پھر تیسری بہن سے کرے گا۔ لیکن ہمارے نزدیک (احناف کے) اس کو فوراً قتل کر دیا جائے گا۔ خمر کے بارے میں کہا کہ یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ (کہ خمران کے مسلک میں طاقت کے لیے پی جاسکتی ہے) ہماری کسی کتاب میں خمر کا لفظ ہو (جس کا یہ حکم لکھا ہو) تو دکھادو۔ (جو آخر تک نہیں دکھا سکے) درہم والے مسئلے کے جواب میں طالب الرحمٰن صاحب سے سوال کیا کہ بتائیں کون کون سی چیزیں نجس ہیں۔ (نجاست کی تعریف پوچھی) اب ان کے ہاں خون (دم سائل) نجس ہے یا نہیں۔ آدھی بالٹی خون اور آدھی پانی کی یہ پاک ہے ناپاک خمر (انگوری شراب) نجس ہے یا نہیں۔ آدھی بالٹی پانی کی آدھی منی کی ہو تو کیا حکم ہے۔ پہلے یہ تینوں حوالے (قرآن وحدیث سے) پیش کریں اور کہا کہ امام محمد کے نزدیک مفتی بہ قول اور ظاہر الروایت سے ہو کہ خمر پاک ہے تو حوالہ پیش کرو ورنہ ہم دکھاتے ہیں کہ ہمارے تینوں اماموں (ابوحنیفہ، ابو یوسف اور امام محمد) کے نزدیک خمر ناپاک ہے۔

مولوی طالب الرحمٰن نے اپنی باری میں کہا کہ ہم دکھاتے ہیں کہ امام محمد کے نزدیک خنزیر پاک ہے۔ (لیکن خنزیر کی پاکی کا حوالہ پورے مناظرے میں نہیں دکھا سکے جو حوالہ دکھایا وہ خنزیر کے بال کا تھا وہ بھی ادھورا) ردالمحتار ج اص ۱۵۱ امام محمد کے نزدیک خنزیر پاک ہے۔ (مولانا محمد امین صاحب نے سابقہ تقریر میں خمر کا لفظ دکھانے کا مطالبہ کیا تھا اور کہا تھا کہ اگر خمر کا لفظ دکھادیں تو ہم اپنی شکست مان لیں گے لیکن ان کے جواب میں جو کی شراب کا ذکر کیا۔ مولانا محمد امین صاحب نے کہا کہ نشان .

لگا کر دیں اور کہا کہ راؤ صاحب پوری عبارت سنیں کیونکہ یہ آدھی پر نشان لگائے گا اور آدھی پر نہیں، اس کے بعد درہم والا مسئلہ، شراب، گندم اور جو کا تذکرہ کیا اور پھر تقریر ترمذی پر اعتراض شروع کر دیا اور فالحاصل سے شروع کیا۔ (اوپر کی واضح عبارت ترک کر دی) صنّفوا کے صیغہ کو بلا تشدید صنفوا پڑھا اور اپنی صرفی لیاقت ظاہر کی۔

مولانا محمد امین نے اپنی اگلی تقریر میں کہا کہ یہ تقریر ترمذی میں خیانت سے کام لے رہا ہے، ان کی پیش کردہ عبات سے تھوڑا سا پہلے کی عبارت کا ترجمہ کرے۔ مجھ سے مطالبہ بخاری کے صفحہ پڑھنے کا اور خود صنّفوا کو بلا تشدید صنفوا پڑھ رہے ہیں۔ (مولوی طالب الرحمٰن کی پیش کردہ عبارت سے تھوڑا سا پہلے کی عبارت مولانا محمد امین صاحب نے پڑھ کر سنائی (نحن لا نرتكب خلاف الحديث بل نخالف قياس الشافعي و قياسه ليس بحجة علينا) ترجمہ: ہم حدیث کی مخالفت کے مرتکب نہیں ہو رہے بلکہ ہم امام شافعی کے قیاس کی مخالفت کر رہے ہیں اور ان کا قیاس ہم (حنفیوں) پر حجت نہیں ہے۔ اس وضاحت کے باوجود پہلی بات تو یہ ہے کہ شیخ الہند کی تقریر کس نے جمع کی ہے۔ شیخ الہند کے شاگرد تو مولوی ثناء اللہ امرتسری جیسے غیر مقلد بھی تھے اور مقلد بھی ہو تو سند ہی سرے سے مجہول ہے۔ آپ اس کا پتہ بتلائیں کہ تقریر کا جامع کون تھا۔ (جو آخر تک نہیں بتلا سکے) خلاصہ یہ ہے کہ اس مسئلہ میں حدیث کی مخالفت نہیں امام شافعی کے قیاس کی مخالفت ہے دوسرے اس کی سند مجہول ہے یہ عبارت جو میں نے پڑھی ہے انہوں نے ایک مرتبہ بھی یہ عبارت نہیں پڑھی اگر ثابت کر دیں تو میں شکست لکھ دیتا ہوں۔ اور ان کی فتح تسلیم کر لیتا ہوں۔ اس عبارت میں خیانت سے کام لے رہے ہیں۔ یہ علامت منافق کی ہو سکتی ہے، اہل حدیث کی نہیں۔ تقریر ترمذی کے جامع کے نام کا مطالبہ کیا (تو مولوی طالب الرحمٰن نے کہا کہ بعد میں بتاؤں گا اور آخر تک نہیں بتایا) مولانا محمد امین صاحب نے صاحب مکان کو کہا کہ آپ نوٹ کریں یہ نام بتائے تو آگے چلنے دیں ورنہ اسے آگے نہ چلنے دیں۔ آپ اس کو بار بار جھوٹ بولنے کی اجازت دے رہے ہیں، اتنے بڑے

آدمی پر جھوٹ بول رہا ہے جو مولانا ثناء اللہ امرتسری کے حدیث کے استاد ہیں۔ شیخ الہند پر الزام کے لیے ثبوت کی ضرورت ہے پہلے یہ اُٹھکر نام بتلائے اور یقین جانیں یہ ہرگز نہیں بتلائے گا۔ کیونکہ اس کو معلوم ہی نہیں کہ کون ہے لکھنے والا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے مذہب میں خمر پینا جائز ہے تو خمر کا لفظ دکھائے۔ لفظ شراب عربی میں پینے کی چیزوں پر بولا جاتا ہے۔ (حلال وحرام دونوں کو شامل ہے) آپ کے ہاں دوکانوں پر مشروبات کا لفظ لکھا ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے ﴿هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ﴾ (حضرت ایوب علیہ السلام کے چشمہ پر بولا گیا) شرابا طہورا کا لفظ قرآن میں آتا ہے لیکن جس کو ہم شراب کہتے ہیں اس کو عربی میں خمر کہتے ہیں اس لیے یہ ہماری کتاب سے خمر کا لفظ دکھائیں تو میری شکست اور ان کی فتح۔ (مولوی طالب الرحمٰن نے کنز الدقائق مانگی اور پھر رد المحتار کا حوالہ پیش کیا، نیچے سے نویں سطر۔ مولانا محمد امین صاحب نے کہا کہ کتاب سامنے ہے یہ آدھی آدھی پونی پونی عبارتیں پیش کر رہا ہے یہاں (حوالے میں) بات خنزیر کی نہیں شعر (بال) کی ہے۔ پرانے زمانے میں لوگ خنزیر کے بالوں سے جوتیاں گانٹھا کرتے تھے جو میں نے عبارت پر نشان لگایا ہے اس کو پڑھے اور ترجمہ کرے، اب یہ کوئی نیا غلط حوالہ پیش کرے گا۔

مولوی طالب الرحمٰن نے اپنی اگلی تقریر میں پھر تقریر ترمذی والا مسئلہ شروع کیا اور کہا کہ یہ ان کی کتاب ہے اگر ایک شخص کا تذکرہ نہیں ملتا کہ جمع کس نے کی ہے؟ البتہ ان کے شاگرد نے تو کی ہے۔ اس کے بارے میں یہاں لکھا ہوا نہیں ہے تو کوئی حرج نہیں۔ (یعنی اس جہالت کا کوئی حرج نہیں) پھر اصول کرخی کا حوالہ پیش کیا اور اپنی صرفی غلطی صنفوا والی کا پہلے انکار کر دیا تھا۔ اس تقریر میں اقرار کر لیا پھر بخاری کا صفحہ پڑھنے کا مطالبہ دہرایا۔ اصول کرخی کے حوالے سے الزام لگایا کہ نبی کی حدیث اگر ان کے امام کے قول کے خلاف ہو تو کہتے ہیں تاویل کر لو ورنہ منسوخ کر دو۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ میری کلام کو منسوخ کر سکتا ہے۔ میں اللہ کے کلام کو منسوخ نہیں کر سکتا۔ یہ اپنے قول سے قرآن وحدیث کو منسوخ کر رہے ہیں۔ اس کے بعد تعزیر والا

مسئلہ شروع کریں گے، ماں کے ساتھ نکاح کرنے والے پر حد نہیں، دوسرے ائمہ کے نزدیک حد ہوگی ہم نے یہ بات کہی تھی کہ امام ابوحنیفہ کے ہاں کوئی حد نہیں تعزیر ہے اور تعزیر زیادہ سے زیادہ انتالیس کوڑے ہیں۔

مولانا محمد امین صاحب نے اپنی باری میں کہا کہ انہوں نے تقریر ترمذی کے بارے میں تسلیم کرلیا کہ اس کے لکھنے والے کا علم نہیں ہے۔ مولانا ثناء اللہ غیر مقلد کے استاد کے بارے میں بغیر ثبوت کے بات پیش کر رہے ہیں اور والحق والا نصاف (لکھنے والے کی بات ہے) جب لکھنے والے کا علم ہی نہیں (تو مجہول کی بات کا کیا اعتبار) اور یہ بھی غلط ہے کہ انہوں نے حدیث کے مقابلے میں یہ بات کہی ہے، میں نے عبارت پڑھ کر سنائی کہ ہم حدیث کی مخالفت کا ارتکاب نہیں کر رہے، بلکہ امام شافعی کے قیاس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ شاہ ولی اللہ کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ امام شافعی کا حدیث کے مطابق ہے، امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ ہمارا مسئلہ حدیث کے موافق ہے۔ ہم حدیث کے مقابلے میں نہیں بلکہ شاہ ولی اللہ کے مقابلے میں امام ابوحنیفہ کے مقلد ہیں، مزید یہ کہ روایت ہی مجہول ہے۔ دوسری بات اصول کرخی کا حوالہ ادھورا اور غلط پیش کیا ہے۔ وہاں بات کیا ہے؟ جیسے قرآن پاک کی منسوخ آیت کا ذکر کرتے ہوئے کوئی بیان کرے کہ یہ آیت منسوخ ہے تو یہ سارے قرآن کے لیے نہیں بلکہ اسی منسوخ آیت کے بارے میں انہوں نے بیان کیا ہے تو پہلے درمختار کی پوری عبارت پڑھے جو چھوڑ گیا ہے۔ اس کے بعد اصول کرخی کی پوری عبارت پڑھے۔ تعزیر والی بات انہوں نے پھر چھیڑی۔ راؤ صاحب آپ کی کیسٹ سنیں بار بار انہوں نے دو باتیں ذکر کی ہیں کہ حد لگانا امام محمد کا مسلک ہے اور تعزیر امام ابوحنیفہ کا قول ہے اور میں نے جو عبارت پیش کی ہے وہ تعزیر کے متعلق ہے۔ یہ امام ابوحنیفہ کے قول کی تشریح نہیں ہے تو اور کس کے قول کی تشریح ہے؟ انہوں نے کم سے کم تعزیر کا حوالہ دکھایا کہ اتنی ہوسکتی ہے جیسے میں نے یہاں لفظ (قتل) دکھایا ہے کہ وہ عورت جس کے ساتھ نکاح حلال نہیں وہ کم از کم تعزیر کے ساتھ دکھا دیں تو ان کی فتح اور میری شکست۔ اب

وہ ترجمہ کریں جہاں میں نے نشان لگا کر دیا ہے، راؤ صاحب کرائیں اس سے ترجمہ جیسے پہلے جھوٹ نکلا انشاء اللہ اب بھی جھوٹ ہی ثابت ہوگا۔ خنزیر والا حوالہ جہاں میں نے نشان لگایا ہے اس کا ترجمہ کرو۔

مولوی طالب الرحمٰن نے اپنی تقریر میں تسلیم کرلیا کہ امام محمد کے نزدیک خنزیر کے بال پاک ہیں اور کہا کہ بال سور کا حصہ ہیں اور عند محمد طاہر (دعویٰ کیا تھا کہ امام محمد کے نزدیک خنزیر پاک ہے اور حوالہ دیا بال پاک ہے) مولانا محمد امین صاحب نے مطالبہ کیا کہ پوری عبارت پڑھو۔ (آگے مکمل تشریح ہے جس کا ترجمہ نہیں کیا) جہاں تک میں نے نشان لگا کر دیا ہے یہ خیانت کر رہا ہے۔ مولوی طالب الرحمٰن نے کہا کہ کہاں سے پڑھوں۔ مولانا محمد امین صاحب نے کہا کہ بخاری شریف میں ہے کہ شہد کی خمر (شراب) حلال ہے۔ خمر کا لفظ ہم بخاری میں دکھاتے ہیں اور نشان لگا کر دیتے ہیں۔ اسی طرح یہ فقہ کی کسی کتاب میں خمر کے لفظ پر نشان لگا کر دے (کہ حلال ہے) مولوی طالب الرحمٰن نے کہا کہ جھوٹ کہتے ہیں کہ بخاری میں لکھا ہے کہ شہد کی شراب حلال ہے۔ یہ کہاں ہے مجھے اس سے نکال کر دیں۔ اس پر میں اپنی شکست لکھ کر دوں گا۔ بخاری شریف ص ۸۳۷ جلد ۲ سے حوالہ پیش کیا **الخمر من العسل وھو البتع** شہد کی شراب کو بتع بھی کہتے ہیں۔ آگے بخاری کی عبارت کہ جب تک وہ نشہ نہ دے تو پھر کوئی ڈر نہیں۔ اس پر مطالبہ کیا کہ حلال کا لفظ دکھاؤ اسی پر مناظرہ ختم ہو جاتا ہے۔

مولانا محمد امین صاحب نے پوچھا کہ لا بأس بہ کا کیا معنی ہے (کیا اس کے معنی حرام ہونا ہے) مولوی طالب الرحمٰن نے کہا کہ بخاری شریف میں حضور کا فرمان ہو، اب بخاری پر کوئی باب باندھے کہ جی فلاں نے ایسے لکھ دیا ہے، بخاری پر کوئی حاشیہ لکھ دے، وہ بخاری کی حدیث نہیں ہوگی، ہمارا مطالبہ بخاری سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث دکھاؤ۔ (یہاں امام بخاری کے باب سے ان کی فقاہت سے پہلوتہی کی ہے) اور کہا کہ ہم مقلد نہیں ہم غیر مقلد ہیں۔ (لیکن مسلم کی حدیث **اسکنوا فی الصلوۃ** حضور کا فرمان ہے۔ اس کے مقابلے میں امام نووی کے باب کا سہارا لے کر

اور امام بخاری کے فرمان کی چھتری سے پناہ حاصل کر کے حضور کے فرمان کا انکار کرتے ہو) اس کے بعد امام محمد والی بات شروع کی کہ امام محمد کے نزدیک خنزیر کے بال پاک ہیں۔ ان کے نزدیک ناپاک ہونا کہیں نہیں لکھا۔ (آگے پوری عبارت جس میں مکمل تشریح ہے پھر بھی نہیں پڑھی) پھر تعزیر کا مسئلہ دوبارہ شروع کیا، ان کے نزدیک انتالیس کوڑے ہیں اگر کوئی ماں، نانی، دادی سے نکاح کرے تو اس کو تعزیر لگائی جائے گی، حد نہیں۔ تعزیر کی تعریف انتالیس کوڑے اور کم سے کم تین کوڑے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ تعزیر صرف دس کوڑے ہیں ان کا امام کہتا ہے کہ تعزیر لگاؤ، نبی کہتا ہے کہ تعزیر دس سے زیادہ نہیں لگائی جا سکتی۔ پھر اصول کرخی والی عبارت پیش کی۔ مولانا محمد امین صاحب نے کہا کہ پوری عبارت پڑھو اس کے بعد پھر درہم کا مسئلہ اور کتے کی پاکی کا مسئلہ شروع کیا اور دعویٰ کیا کہ میرے دو مسئلے ان کے ذمے قرض ہیں، چلنا تھا نماز کا مسئلہ اور یہ ادھر چل رہے ہیں۔ میں بھی ان کے پیچھے رہوں گا۔ (یہ صریح جھوٹ ہے کیسٹیں گواہ ہیں کہ ان مسائل کو طالب الرحمٰن نے چھیڑا، مولانا محمد امین صاحب صرف ان مسائل میں اس کی خیانتیں ظاہر کرتے رہے)

مولانا محمد امین صاحب نے اپنی اگلی تقریر میں تعزیر والے مسئلے کا جواب دیا اور مولانا محمد صدیق صاحب کو بانی مناظرہ کی حیثیت سے کہا کہ میں نے محرم عورتوں سے نکاح کے ساتھ قتل کا لفظ دکھایا ہے اور انہوں نے انتالیس کوڑے دکھائے ہیں۔ وہاں یہ ماں وغیرہ کا نام دکھا دیں ہماری شکست ہے۔ (مولوی طالب الرحمٰن نے بخاری کے باب ماننے سے انکار کیا تو مولانا محمد امین صاحب نے کہا) میں نے بخاری (کے متن) سے عبارت پڑھی ہے، آپ کے سامنے مولوی طالب الرحمٰن نے مانا کہ امام بخاری کی فقہ میں شہد کی خمر حلال ہے اور ساتھ امام مالک کا نام بھی ہے، ابن دراوردی کا نام بھی ہے۔ (یہ تینوں محدث ہیں) وہ کہتے ہیں کہ جب تک نشہ نہ آئے یہ (شراب) خمر حلال ہے۔ میں نے مطالبہ کیا کہ فقہ کی کتاب سے اس طرح خمر کا لفظ دکھا دیں۔ انہوں نے جھوٹ بولا کہ خمر کا لفظ موجود ہے۔ میں نے بخاری (کے متن)

سے عبارت پڑھی ہے اور خمر کا لفظ دکھایا ہے، یہ انتالیس کوڑوں کا لفظ پڑھ رہے ہیں، وہاں ماں، بہن کا لفظ دکھادیں، ہم ابھی غیر مقلد ہونے کا اعلان کریں گے، انہوں نے خنزیر کے بال کا حوالہ پورا نہیں پڑھا، وہاں لکھا ہے ہمارے ظاہر مذہب میں بال بھی خنزیر کی طرح ناپاک ہیں اور یہ طاہر پڑھ رہا ہے۔ اگلی ہی سطر میں درج ہے کہ آج کل اس کے استعمال کی ضرورت نہیں ہے یہ عبارت اس نے نہیں پڑھی (امام محمد کا قول غیر ظاہر الروایت اور غیر مفتی بہا ہے) بات اصل یہاں یہ ہے کہ مردار کے بال سوائے خنزیر کے پاک ہوتے ہیں۔ (حالانکہ یہ بھی مردار کا حصہ ہوتے ہیں لیکن بال کے لفظ سے سارا مردار مردار نہیں ہوتا لیکن مولوی طالب الرحمٰن نے بال کے لفظ سے پورا خنزیر ہی پاک کہہ دیا) مردار کے بال اگر کپڑے کو لگ گئے تو کپڑا ناپاک نہیں ہوتا اس کی نماز ہو جائے گی جبکہ ان کے ہاں مردار سارا ہی پاک ہے۔ عرف الجادی میں ہے کہ مردار کو ناپاک کہنا درست نہیں۔ نواب صدق حسن خان بدور الاہلہ میں لکھتے ہیں کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ خنزیر کے بارے میں قرآن میں رجس کہا گیا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ خنزیر ناپاک ہے اس کا مطلب ہے کہ حرام ضرور ہے لیکن پاک ہے۔ مثال دی جس طرح قرآن نے ماں کو حرام کہا ہے ناپاک نہیں تو جس مذہب میں خنزیر ماں کی طرح پاک ہے وہ اعتراض کر رہے ہیں، اس قول پر جس کے بارے میں لکھا ہے کہ اس پر عمل جائز نہیں۔ اسی طرح اصول کرخی کی عبارت میں پیش کرتا ہوں جو انہوں نے نکالی ہے۔ علی النسخ الخ بات میں نے یہی بتائی تھی جیسے منسوخ بات یہاں کر کے اس کو کہہ دیتے ہیں کہ یہ منسوخ ہے اسی طرح انہوں نے کہا کہ ہمارے اصول کے خلاف جو حدیث آپ کو ملے ہمارے اصحاب نے تحقیق کی ہے کہ وہ حدیث منسوخ ہے اور اس کی باقاعدہ مثال بھی دی ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ ہر حدیث جو ہمارے اصحاب کے خلاف ہوگی (وہ منسوخ ہو جائے گی) جس کو انہوں نے دلائل سے ثابت کر دیا ہو اس کے بارے میں کرخی کی عبارت ہے، مثال یہ ہے کہ فجر کے بعد نفل پڑھنے کا جو مسئلہ ہے یہ پوری عبارت پڑھیں جہاں نشان لگا ہوا ہے یہاں سے

شروع کر کے فصل کے اخیر تک پڑھو، حوالہ غلط بیان کیا ہے۔

مولانا طالب الرحمٰن نے اپنی اگلی تقریر میں بدور الاہلہ وغیرہ کے حوالوں کا جواب دینے کی بجائے اپنے مسلک کے جید علماء اور ان کی کتب سے برات کا اظہار کیا اور اپنے غیر مقلد ہونے کا اعلان کیا اور خنزیر کے بال کا مسئلہ ذکر کیا کہ میرا دعویٰ امام محمد کے بارے میں تھا۔ (جس کا جواب ہو چکا) امام ابو یوسف کے نزدیک پاک ہونے کا ہمارا دعویٰ نہیں پھر بخاری شریف کے حوالے کے بارے میں کہا کہ میں نے حاشیہ اور باب دونوں کے بارے میں کہا تھا کہ اس کی گارنٹی نہیں، نبی کی حدیث دکھاؤ۔ انتالیس کوڑوں کے ساتھ تعزیر کے باب میں ماں کا لفظ ضروری نہیں۔ (مولانا محمد امین کے مطالبہ کو پورا کرنے سے عاجزی کا اقرار کر لیا) اس کے بعد اصولِ کرخی کی تھوڑی سی عبارت پڑھی الا صل ان کل خبر با ختلاف قول اصحابنا یعنی ہر وہ خبر یعنی ہر وہ آیت قرآنی (یہاں خبر کا معنی آیت قرآنی سے کیا) یہ نہیں کہ وہ منسوخ ہو کر گڑ بڑ کرتی ہے یہ خبر یعنی قرآن کی آیت جو ہمارے اصحاب امام کے قول کے خلاف ہو اس کو محمول کیا جائے گا کہ یہ منسوخ ہے۔ (مولانا محمد امین صاحب نے کہا کہ ذرا آگے پڑھیں لیکن آگے نہیں پڑھی پھر درہم اور کتے کے مسئلہ کو یاد کیا۔

حضرت مولانا محمد امین صاحب نے اپنی اگلی تقریر میں ذکر کیا کہ انہوں نے مان لیا کہ جہاں انتالیس کوڑوں کا ذکر ہے وہاں ماں کا ذکر نہیں، میں نے یہی کہا کہ جہاں ماں وغیرہ کا ذکر ہے وہاں قتل کا لفظ موجود ہے اور ہم نے دکھا دیا۔ اب یہ آہستہ آہستہ مان رہے ہیں اور امام ابو یوسف کا قول جو نقل کیا، اس میں ظاہر الروایت کا ترجمہ نہیں کیا، ٹیپ موجود ہے۔ جیسے ایک متواتر قراۃ ہے اس کے مقابلے میں ایک شاذ قراۃ ہے۔ اب متواتر کے مقابلہ میں شاذ قابل اعتماد نہیں ہوتی اسی طرح امام محمد کا قول شاذ ہے اور ظاہر الروایت کے خلاف ہے، آگے یہ بھی لکھا ہے کہ اس کا استعمال جائز نہیں، نہ ظاہر الروایت کا ترجمہ اور نہ ہی لا یجوز استعماله کا ترجمہ کیا، اب یہاں سے پتہ چلا کہ فقہ پر اعتراض کے لیے بھی کئی بددیانتیاں کرنی پڑتی ہیں کہ کبھی شروع

سے عبارت چھوڑو بھی بعد سے۔اس کے بعد (اصول کرخی کی عبارت میں) انہوں نے ہر آیت کا نام لیا ہے، دیکھئے کوئی بھی مسلمان یہ عقیدہ نہیں رکھتا کہ کوئی امتی قرآن و حدیث کو منسوخ کر سکتا ہے۔وہاں بات یہ لکھی ہے کہ ہر وہ آیت جس کے بارے میں ہمارے علماء کی تحقیق ہے یا حدیث جس کے بارے میں تحقیق ہے (منسوخ ہونے کی) آگے مثال بھی دی جسے میں پڑھ رہا تھا اور وقت ختم ہو گیا انہوں نے نہیں پڑھی۔کہ فجر اور عصر کے بعد نفل پڑھنا، یہ حدیث موجود ہے، بخاری میں ہے۔لیکن دوسری حدیثیں اس کی ناسخ آ گئیں تو پہلی حدیثوں کو ان حدیثوں نے منسوخ کیا۔امام صاحب نے منسوخ نہیں کیا نہ امام کرخی نے منسوخ کیا تو جب دوسری متواتر حدیث منع کی آ گئی اس لیے ہمارے علماء نے اس کو منسوخ مانا۔اب اگر نفل پڑھنے کی کوئی حدیث ملے تو یہ نہیں سمجھنا کہ ہمارے علماء کے نزدیک ثابت ہو گیا اس لیے آئمہ نے اس کو چھوڑا ہے اور یہ بات سارے کہتے ہیں، صرف احناف نہیں جو آیت یا حدیث منسوخ ہو جائے اس کو منسوخ مانتے ہیں تو انہوں نے یہ اصول ذکر کیے ہیں پہلے کل خبر کا ترجمہ یہ آیت کرتا رہا پھر بعد میں دوسرے مولوی صاحب نے بتایا کہ آیت پچھلے صفحہ پر ہے اب جس کو یہ بھی پتہ نہیں کہ خبر کا معنی آیت ہوتا ہے یا حدیث، اس کو مناظرے کے لیے کھڑا کیا ہوا ہے۔اس کے بعد انہوں نے درہم والے مسئلہ میں صرف ڈایا میٹر سے ذکر کیا۔دیکھئے ہمارا مسلک ہے کہ ضعیف حدیث بھی قیاس سے بلند ہوتی ہے، کیونکہ ضعیف کا معنی مردہ نہیں کمزور ہی ہوتا ہے۔اللہ کے نبی کی حدیث دار قطنی میں موجود ہے اس میں راوی ضعیف ہے جھوٹا نہیں اور یہ شافعیوں کی کتاب ہے، حنفیوں کی نہیں۔حدیث کی کتاب ہے، فقہ کی نہیں۔یہ درہم کے لفظ کا اس وقت سے مذاق اڑا رہا ہے اس کو اللہ کے نبی کا مذاق اڑانا چاہئے، حدیث کی کتابوں کا مذاق اڑانا چاہئے اس کے بعد ابراہیم نخعی تابعی اور امام ابو حنیفہ کی باری آئے گی۔اگر یہاں سے درہم کا لفظ لے لیا اس کے خلاف یہ کوئی حدیث پیش کرے کہ درہم سے نماز نہیں ہوتی حدیث دکھائیں۔

مولوی طالب الرحمٰن نے اپنی اگلی تقریر میں کہا بات تھی نجس مغلظ کی اب

یہاں تو بات چلے گی کہ خون پاک ہے یا ناپاک۔ (پورے مناظرے میں خون کی پاکی ثابت نہیں کی) اس حدیث میں لکھا ہوا ہے کہ ایک درہم خون اگر لگا ہوا ہے تو نماز لوٹائی جائے گی یہ کہتے ہیں کہ اس میں نماز ہو جائے گی۔ (فقہ حنفی سے جہالت کا ثبوت دیا) لوٹانے کی ضرورت نہیں حدیث میں لوٹائے خود بیان کر دیا۔ پھر امام محمد کے قول شاذ کا تذکرہ کیا۔ درہم پر اتنا شروع تھا، اب مانتے ہیں کہ نماز لوٹائی جائے گی اگر تھوڑا سا بھی کم ہو تو نماز ہو جائے گی۔ ابھی تک انہوں نے وہ کتاب جو میں سنا چکا ہوں، عرف الجادی ص ۱۰ میں ہے کہ ان کے نزدیک کتا پاک ہے، اب بھی یہ پتہ چلا کہ مولوی طالب الرحمٰن سے پہلے جتنے بڑے بڑے علماء اہل حدیث گزرے ہیں وہ سب قرآن و حدیث کے مخالف تھے۔ نواب صدیق حسن خان وحید الزمان وغیرہ۔ ان (غیر مقلدین) میں بہت سے مسائل میں اختلاف ہے لیکن ایک بات پر اتفاق ہے۔ جملہ غیر مقلدین کا یہ کہنا کہ ہمارا مولوی قرآن و حدیث کا مخالفت کرتا ہے اس لیے ہم مولوی کی بات نہیں مانتے اگر ان کے کسی عالم نے دنیا میں قرآن و حدیث پیش کیا ہے اور اس کی ایک کتاب بھی موجود ہے، صرف ایک اور وہ غیر مقلد کہلاتا ہو اس کی ایک کتاب پیش کر دیں کہ اس نے قرآن و حدیث پیش کیا ہے تو میں اپنی شکست تسلیم کر لوں گا۔ لیکن مولوی طالب الرحمٰن کو یقین ہے کہ اہل حدیث کہلانے والا ایک مولوی یا عالم بھی قرآن و حدیث پر عمل کرنے والا نہیں تھا۔ بلکہ اہل حدیث کہلانے والے جتنے مولوی بھی گزرے ہیں ان سب نے قرآن و حدیث کے خلاف ہی لکھا ہے۔ عجیب بات ہے مرزائیوں کو اپنی کتابوں پر اعتماد ہوتا ہے لیکن اہل حدیث فرقہ وہ ہے کہ ان کا مولوی قرآن و حدیث کا نام لے کر کتاب لکھ دے یہ فوراً کہتے ہیں جھوٹی ہے۔ اس کو جلا دو حنفیوں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ جلا دو لیکن اہل حدیثوں کی کتابوں کے بارے میں مولوی طالب الرحمٰن نے کہا ہے کہ انہیں جلا دو اگر وہ قرآن و حدیث ہے تو جلانا گناہ ہے اگر نہیں تو پتہ چلا کہ مولوی طالب الرحمٰن یقین رکھتے ہیں کہ غیر مقلدوں کا ہر عالم قرآن و حدیث کے خلاف ہی لکھ کر گیا ہے۔ ایک کتاب بھی ایک عالم نے ایسی نہیں لکھی جس

میں مکمل نماز کے مسائل ہوں اور نماز کا مکمل طریقہ ہو تو یہ فرقہ اپنے مذہب کے بارے میں تمام علماء سے مع بخاری بار بار قرآن و حدیث کے مخالف مان رہا ہے اور جیسے مرزائی کہتے ہیں کہ جی مرزے کی کتاب کو ہاتھ نہ لگاؤ۔ پہلے کہتے تھے کہ مرزا ہی قرآن کو سمجھا ہے اور کوئی نہیں سمجھا۔ لیکن جو انہوں نے کتابیں لکھی ہیں وہ قرآن و حدیث کے خلاف لکھی ہیں تو بات چونکہ یہ بھی کہتے ہیں کہ نماز پر چلے گی ان سے نماز کی شرائط پوچھی گئیں وہ ابھی تک انہوں نے نہیں بتائیں۔

مولوی طالب الرحمٰن نے پھر دارقطنی والی روایت کا تذکرہ کیا کہ اس کا ترجمہ کریں، یہ ان کے مخالف جا رہی ہے اور یہاں ٹٹی پیشاب کا ذکر نہیں صرف خون کی بات ہے۔ اس کو دھوؤ اور نماز لوٹاؤ پھر اپنے علماء کی کتب کے بارے میں کہا کہ بے شک وہ صدیق حسن کی ہو وحید الزمان کی ہو ابو حنیفہ کی ہو یا کسی صحابی کی ہو قرآن و سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے ایک طرف رکھ دو۔ پھر کتے اور درہم کے مسئلے کا مطالبہ کیا۔ مولانا محمد امین صاحب نے سامعین سے کہا کہ آپ نماز کے مسائل سننے کے لیے بیٹھے ہیں، ان کے مولوی صاحب کی کتاب قرآن و سنت کے مطابق لکھی ہوئی ہو۔ لکھنی چاہئے تھی کہ نہیں؟ انہوں نے ایک بھی کتاب آج تک جلائی نہیں یہ سب کہنے کی باتیں ہیں جو فوت ہو گئے ہیں ان کی کتابیں آج بھی یہ چھاپ رہے ہیں، لے رہے ہیں، دے رہے ہیں، پڑھ رہے ہیں، پڑھا رہے ہیں۔ (کسی غیر مقلد کی کتاب پر انہوں نے ان کی غلطیوں کو شائع نہیں کیا) تو یہ آپ کو یقین ہو گیا کہ اس فرقے کے تمام علماء میں سے ایک بھی قرآن و حدیث کے مطابق لکھ کر نہیں گیا۔ ان کی لکھی ہوئی ایک بھی کتاب جس میں مکمل نماز کے مسائل ہوں قرآن و حدیث کے مطابق نہیں نکلی۔

میں اپنی بات کو آگے چلاتا ہوں میں نے نماز کی شرطیں پوچھیں انہوں نے ابھی تک نہیں بتلائیں۔ صلوۃ الرسول ۳۸۳ جدید ان کے مذہب کی کتاب ہے اس میں ذکر ہے کہ امام ناپاک نماز پڑھا دے تو مقتدیوں کی نماز صحیح ہے حنفی مذہب میں اگر

کسی کی نماز قضا ہو جائے تو توبہ کرے اور نماز کی قضائی دے۔ غیر مقلد کہتا ہے کہ نماز کی قضائی (صلوٰۃ الرسول ۱۵۸) قطعاً جائز نہیں یہ کہتے ہیں کہ میرے کہنے سے امام ابو حنیفہ ابو یوسف کو چھوڑ دو میں کہتا ہوں کہ تم خدا اور رسول ﷺ کی بات کے مقابلے میں ایسی بات کہو جو ٹھیک ہے تمہیں میں خدا اور رسول ماننے کے لیے تیار نہیں ہوں جیسے تمہارے سارے مولوی جن کو تم نے قرآن وحدیث کے مخالف مان لیا ہے میں کہتا ہوں کہ تو اور جتنے تیرے ساتھی مولوی بیٹھے ہیں قرآن وحدیث کے مخالف ہو تو میں قرآن وحدیث کے مخالفوں کی بات کیسے مان لوں۔ مولوی ثناء اللہ نے لکھا ہے کہ مرزائیوں کے پیچھے نماز جائز ہے گندے اٹھ کر آئیں اور نماز پڑھا دیں اسی طرح ان کے ہاں بے نماز کافر ہے اور کافر کا ذبیحہ تک بھی حلال نہیں، کافر اپنے باپ کا وارث بھی نہیں ہوتا تو کیا آج ساری دنیا میں ان کے مذہب پر عمل جاری ہے۔ کیا آج تک کسی غیر مقلد نے اعلان کیا کہ میرے جس لڑکے نے نماز نہیں پڑھی وہ کافر ہے، میری جائیداد سے حصہ نہ لے اور میری بیوی نے ایک نماز چھوڑی ہے اور وہ کافر ہو گئی ہے اور میرا نکاح ٹوٹ گیا ہے اور میری ساری اولاد جو اس کے بعد ہوئی ہونا جائز ہے تو جو مذہب اس دنیا میں چل بھی نہیں سکتا اس وقت وہ سب کو کافر کہتا ہے کافر سے مسلمان کا نکاح درست نہیں اگر وہ پہلے سے نماز نہیں پڑھتا تو سرے سے نکاح ہی نہیں ہوا اب دیکھیں کہ ہارون آباد میں کتنے نکاح ہوئے اور کتنے نہیں ہوئے۔

مولوی طالب الرحمٰن نے پھر دارقطنی کی حدیث پڑھنے کا مطالبہ کیا پھر مولانا محمد امین صاحب کے پیش کردہ حوالوں (کہ ناپاک امام کے پیچھے ان کی نماز ہو جاتی ہے، مرزائی امام کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے) کے بارے میں کہا کہ ان باتوں کا اس مسئلے سے کیا تعلق ہے (جبکہ مولوی طالب الرحمٰن کا مکمل مناظرہ ہی موضوع سے بے تعلق تھا) اس مسئلے کے ساتھ ان کو کیوں بیان کرتے ہیں، پھر فارسی میں نماز پڑھانے کی بات اور کہا ہمیں کتاب لکھنے کی کیا ضرورت ہے اللہ کے قرآن میں نبی کی احادیث میں نماز موجود ہے کہ ہم کسی مولوی کی کتاب کو قبول نہیں کرتے (مولوی طالب الرحمٰن

کی بڑ سے معلوم ہوا کہ ان کے تمام مولوی قرآن وحدیث کے ہوتے ہوئے کتب لکھنے میں وقت ضائع کرتے رہے اور جن کتب کو وہ قرآن وحدیث کی خدمت کے طور پر لکھ گئے ان کے اصاغران کتب کو قرآن وحدیث کے مخالف سمجھ رہے ہیں، لیکن تعجب یہ ہے کہ اس کے باوجود بے شمار کتب پڑھنے، پڑھانے اور چھاپنے میں لگے ہوئے ہیں) پھر الاشباہ والنظائر کے حوالے پر اعتراض کیا کہ اگر آدمی نماز پڑھ رہا ہے دوران نماز قرآن کو دیکھتا ہے تو **نظر المصلی الی المصحف فقراء منه بطلت صلوته** اس کی نماز باطل ہوگئی لیکن ساتھ ساتھ کہتے ہیں **ولا الی فرج المراة بشهوة** اس کا ترجمہ میں نہیں کرتا چھتوی صاحب نے کہا کہ نہیں ترجمہ کرو اگر ہم اس قسم کی کتابیں لکھیں تو اس قسم کی ٹکڑیاں ماری جائیں گی، غلطیاں ہوں گی کہ قرآن دیکھ لو تو نماز ٹوٹتی ہے (یہ ترجمہ غلط کیا ہے صرف دیکھنا نہیں بلکہ دیکھ کر پڑھنے سے ٹوٹتی ہے )اور چیز دیکھ لو تو نماز نہیں ٹوٹتی پھر درہم والا مسئلہ دار قطنی سے ثابت کرنے کا مطالبہ کیا (اس کی تشریح آخیر میں ملاحظہ فرمائیں) قرآن وحدیث کے علاوہ جملہ کتابوں کو غیر معتبر قرار دیا، کتے اور اس کے اجزاء اٹھا کر نماز پڑھنے کا تذکرہ کیا۔

مولانا محمد امین صاحب نے کہا، کہ انہوں نے کہا ہے ہمیں کتابیں لکھنے کی ضرورت نہیں ہے، یہ کتاب صلوٰۃ الرسول ہے میں نے اس سے مسئلے بتائے انہوں نے کہا کہ اس کے مسئلے قرآن وحدیث کے خلاف ہیں تو معلوم ہوا کہ اہل حدیث عالم رسول پر جھوٹ بولنے کے لیے کتابیں لکھتے ہیں اس میں ہے کہ امام بے وضو نماز پڑھا دے تو سب کی ہو جائے گی ایسا امام جو بالکل ناپاک ہو گندا ہو۔ بات اصل یہ ہے کہ یہ مسائل رسول کے نام پر پیش کیے گئے اور رسول کے نام پر جھوٹ لگائے گئے ہیں تو آج پتہ چلا کہ اہل حدیث وہ ہوتا ہے کہ جب جھوٹ بولتا ہے خدا اور رسول پر ہی جھوٹ بولتا ہے، یہ دیکھئے کہ بخاری شریف میں ایک حدیث ہے کہ ایک امام نماز پڑھا رہا ہے پیچھے مرد اور عورتیں نماز پڑھ رہے تھے امام کے چوتڑ ننگے ہیں پیچھے عورتیں کہہ رہی ہیں کہ ذرا امام کے چوتڑ تو ڈھک لو اب اگر مولوی طالب الرحمٰن صاحب اور

چھوتی صاحب کو جو اس بات کا شوق ہے تو بخاری پر عمل کریں، چوتڑ ننگے کر کے نماز پڑھایا کریں پیچھے عورتیں ہوں اور طرف جانے کی کیا ضرورت ہے، یہ بخاری کی روایت سے نکل رہا ہے اس قسم کی باتیں یہیں الاشباہ والنظائر کا مسئلہ تو وہ واضح ہے یہ اس کے مقابلے میں حدیث پیش کریں (کہ فقہ میں جہاں ٹوٹی ہے حدیث میں وہاں ہو جانے کا ذکر ہو حدیث پڑھ کر فقہ پر اعتراض کریں) ہمارے ہاں تو حدیثیں دو قسم کی ہیں، بخاری کی ایک حدیث میں ہے کہ عورت نمازی کے سامنے سے گزر جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے اور دوسری میں آتا ہے کہ نہیں ٹوٹی تو فقہائے احناف نے لکھا ہے کہ اگر عورت کپڑے پہن کر بھی سامنے سے گزر جائے تو نماز کا خشوع باطل ہو جاتا ہے۔ ویسے حقیقتاً نماز نہیں ٹوٹی ویسے ان کی سمجھ میں فرق ہے یہ سمجھتے ہیں کہ جس طرح ہماری نظر جاتی ہے جیسے عبداللہ روپڑی صاحب کی نظر کہ انہوں نے رحم کی پیمائش کی ہے کہ چھ انگل گہری اور اتنی چوڑی وہ کہتا ہے کہ اپنے آلہ تناسل کو اوپر کرے اور دونوں خصیے ساتھ ملا لے تو اس وقت عورت کے رحم کی شکل بن جاتی ہے اور اگر عورت کو اوپر لٹایا جائے تو اس وقت فلاں بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ تشریح ہو رہی ہے قرآن پاک کی آیت کی۔ اصل میں مولوی طالب الرحمٰن سمجھتے ہیں کہ جتنی گہری نظر ہم ڈال ڈال کر مستیاں کرتے ہیں شاید حنفی مذہب میں یہ جائز ہے۔ وہاں یہ ذکر نہیں۔ اب دیکھئے ایسے مسائل پیش آتے ہیں، ماں نماز پڑھ رہی ہے بچہ سامنے ٹٹی کر دیتا ہے نظر پڑ گئی؟ مسئلہ مولوی طالب الرحمٰن بتائیں گے کہ حدیث میں اس کا کیا مسئلہ ہے (جو آخیر تک نہ بتا سکا) اور صرف حدیث سے ثابت کریں کہ اچانک نظر پڑ جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے، میں اعلان کر دوں گا کہ ہماری فقہ کا مسئلہ غلط ہے۔ لیکن میں نے بخاری کی حدیث سے دکھایا کہ امام کے چوتڑ ننگے ہیں، غیر عورتیں اس کے پیچھے نماز پڑھ رہی ہیں تو مولوی صاحب کو بخاری پر عمل کرنا چاہئے تھا، پھر اس طرف آنا چاہئے۔ فقہ کے مسائل کے خلاف یہ حدیث پیش کریں (ان کی اٹکل کا اعتبار نہ ہوگا) اس طرح میں نے ان سے سوال کیا اور یہ گندگی گندگی کا شور مچا رہے ہیں تو یہ بتائیں کہ گندگی کسے

کہتے ہیں، یہ قرآن وحدیث سے بتادیں ہمیں یہ کہتے ہیں کہ خمر گندگی نہیں اس پر آیت پیش کریں۔ یہ کہتے ہیں کہ خون اور منی گندگی نہیں اس پر آیت پیش کریں۔ یہ بتائیں کہ آدھی بالٹی پانی اور اس میں آدھی خون یا خمر یا منی کی ہو تو ہمارے ہاں کھانا پینا جائز ہے، وضو کرنا جائز ہے۔ اگر نواب صدیق حسن کے بارے میں کہتا ہے کہ اس نے غلط لکھا ہے تو آیت پڑھ کر اس کی غلطی ثابت کرے کہ انہوں نے اس کو کیوں پاک لکھا ہے؟ یہ فلاں حدیث یا آیت کے خلاف ہے وحید الزمان نے پاک لکھا ہے۔ وہ کس آیت یا حدیث کے خلاف ہے نواب صدیق حسن خان اور وحید الزمان پاک لکھیں اور طالب الرحمن ناپاک کہے تو بات تو دونوں طرف مولویوں کی ہوگئی، یہ مقابلہ کر کے دکھلائے کہ نواب صدیق حسن اور مولوی وحید الزمان کو یہ آیت یاد نہیں تھی جو انہوں نے پڑھی ہے۔

مولوی طالب الرحمٰن نے کہا کہ ذرا زنانہ کو دور بھیج دیں میں ان کی تسلی کرا ہی دوں، پھر مختلف فیہ مسائل فاتحہ آمین وغیرہ کا ذکر کیا کہ ان پر بات کر لیتے لیکن انہوں نے پوری نماز رکھی ہے اور پھر بخاری سے بچہ کی امامت والی حدیث پڑھی ان کے نزدیک بچہ نماز پڑھائے تو مکروہ ہے اور پھر پورا قصہ بیان کیا اور کہا کہ یہ خود اس حدیث کے منکر ہیں کہ یہ مکروہ ہے، اس کی امامت تو ہو ہی نہیں سکتی، پھر صلوٰۃ الرسول مانگی اور کہا کہ اس پوری کتاب میں ان کو ایک ہی مسئلہ نظر آیا ہے گویا باقی کو یہ مانتے ہیں (یہ غلط فہمی تھی) یہ کہتے ہیں کہ پوری کتاب میں یہی قرآن وسنت کے خلاف ہے باقی کو تو مانو۔ (فاتحہ، رفع یدین، آمین وغیرہ کو مان لیں اور پھر وارننگ دی، آجائیں سیدھے ہو کر پھر دار قطنی والی روایت کا مطالبہ کیا، بالٹی میں آدھا پانی اور آدھا خون یا منی یا خمر کا جواب بعد میں دینے کا وعدہ کیا (جو آخیر تک پورا نہ ہو سکا) اس کے بعد پھر درہم گندگی شراب اور کتے کا مسئلہ کا ذکر کیا، پھر اپنے مولویوں کی کتابوں سے برات کا اظہار کیا (اور یہ ستم ظریفی کہ اپنے مولویوں سے صرف برات اور آئمہ مجتہدین کے خلاف محاذ آرائی) اس کے بعد نیت کا مسئلہ اور رفع الیدین کے مسائل شروع کرنے کا

مطالبہ کیا اور حدیث دار قطنی پر اعتراض کیا۔

حضرت مولانا محمد امین صاحب نے جواباً کہا کہ صلوۃ الرسولﷺ میں ایک جھوٹ بولا (اور اللہ کے رسول کی ذات پر اگر ہمارے مولوی نے ایک جھوٹ بول دیا تو کیا ہوا) کیونکہ جھوٹ تو اللہ کے رسول پر بولا ہے نا؟ اور یہ بھی جھوٹ بولے۔ میں پوچھتا ہوں کہ (نبی پر) ایک جھوٹ بولنا جائز ہے؟ اور یہ بھی جھوٹ ہے، ابھی تو میں نے اس میں سے کئی باتیں بیان کرنی ہیں، یہ کہہ رہے ہیں کہ منی اور پانی والا مسئلہ ضروری نہیں۔ نماز سے پہلے وضو ضروری ہے سب سے بنیادی مسئلہ تو پانی والا ہے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ وحید الزمان نے لکھا ہے کہ خنزیر پاک ہے۔ بتلائیں وہ فلاں آیت کے خلاف ہے۔ میں نے ان سے آیت پوچھی ہے گالی نہیں دی۔ صدیق حسن خان نے لکھا ہے مردار پاک ہے، یہ بتلائیں کہ وہ فلاں آیت کے خلاف ہے یا حدیث کے؟ کیونکہ ان کے مقابلے میں مولوی کی بات ہو تو وہ کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ اب یہ وارننگ دیتے ہیں کہ قرآن کی آیت یا حدیث پوچھی تو ہم یوں کردیں گے یاں کردیں گے۔ میں کہتا ہوں کہ قرآن سنانا شروع کردو۔ انہوں نے جو بھی جھوٹ بولا ہے قرآن پر اور حدیث پر بولا ہے۔ حوالے کے لیے صلوۃ الرسول لی اور بغیر پڑھے مجھے واپس کردی۔ جس کا اردو میں اتنا کمزور مطالعہ ہو وہ حق پر ہے؟ یہ فتاویٰ اہل حدیث، اس میں لکھا ہے کہ جب حدیث پاک میں ہے کہ ان کا اپنا قول نہیں ہے، یہ بات صاف صاف دلالت کررہی ہے کہ مردار کے چمڑے کو بعد دباغت کے ہر قسم کا انتفاع جائز ہے ہر قسم کا انتفاع۔ طالب الرحمٰن اس کی جیکٹ بنالیں، شیروانی بنائیں، یہ اردو ہے اور کہے کہ ہمارے مولویوں نے حدیث پر جھوٹ بولا ہے بلکہ اس کے متعلق بھی حدیث پیش کرے کہ وہ حدیثوں پر جھوٹ بولتے تھے (نماز کے مسائل کے بارے میں بار بار جھوٹ بول رہے ہیں، مولانا محمد امین صاحب نے شروع ہی سے نماز کے مسائل کو ذکر کیا تھا) میں نے نماز کے ارکان شرائط اذکار افعال پوچھے تھے،

انہوں نے ایک بھی جواب نہیں دیا (اس کے بعد مولانا محمد امین صاحب نے ترتیب وار مسائل نماز پوچھنے شروع کیے جو حصہ اول میں مذکور ہیں، مناظرہ کی کیسٹیں گواہ ہیں کہ ایک سوال کا جواب بھی طالب الرحمن سے نہ بن پڑا)

مولوی طالب الرحمن نے اپنی کتاب کے حوالہ جات کا کوئی جواب نہ دیا اور کہا کہ ان کا جواب میں بعد میں دوں گا (اور یہ وعدہ آخر وقت تک وفا نہ ہو سکا) اس کے بعد پانی کا مسئلہ شروع کیا، دباغت سے مردار کے چمڑے کے پاک ہونے کو تسلیم کر لیا اعتراض ذبح سے پاک ہونے پر کیا کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر بسم اللہ اکبر کہہ کر کتے کو ذبح کیا جائے تو وہ پاک ہو جائے گا اس کی جلد پاک اس کا گوشت پاک اور جمیع اجزا پاک اس کا ایک ایک حصہ پاک۔ دباغت کی بات نہیں، یہ تو اختلاف ہو سکتا ہے کہ دباغت کے بعد بھی پاک ہوتا ہے یا نہیں (حدیث میں صراحت ہے کہ پاک ہو جاتا ہے اور یہ اب بھی اختلاف سمجھتے ہیں۔ حدیث ماننے کا محض دعویٰ ہے) ان کے ہاں ذبح کر کے اس کی چمڑی اتاری اور اس کا مصلی وغیرہ بنائیں، اس کے بعد بچے کی امامت کا مسئلہ ذکر کیا کہ وہ بچے یا بڑے کی امامت کا مسئلہ نہیں تھا، یہ حدیث میں نہیں ہے کہ ساری عمر ننگے نماز پڑھتا رہا، یہ ایک واقعہ ہے کہ اور ساتھ اس کی تردید بھی ہے کہ اسے قمیص پہنا دی جس سے وہ بہت خوش ہوا اور جس مسئلے پر یہ بحث کرنا چاہتے ہیں وہ مسئلہ یہ نہیں ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگر قرآن کھلا پڑا ہے جیسا اپنے سامنے اگر اس کی نظر پڑ جائے تو کہتے ہیں کہ اس کی نماز باطل ہو گی (عبارت کے ترجمے میں خیانت کی ہے اور غلط مطلب بیان کیا ہے) اور اگر عورت کی شرمگاہ کو شہوت سے دیکھے تو اس کی نماز باطل نہیں ہو گی، یہ یہاں بات نہیں ہو رہی کہ شرمگاہ دیکھنے سے باطل ہوتی ہے یا نہیں، یہاں نیا پوائنٹ آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں، قرآن ان کے نزدیک عورت کی شرم گاہ سے بھی گیا گزرا ہے (نعوذ باللہ من ذالک) اس کے بعد درہم کا مسئلہ دہرایا اور وطی فی دبر نفسہ کا مسئلہ شروع کر دیا اور غیر مہذب الفاظ میں اس کی تشریح

کی (مولوی طالب الرحمن کی نماز کے وہ الفاظ کیسٹوں میں سنے جا سکتے ہیں یہاں نا قابل بیان ہیں، اگر کوئی غیر مقلد ان الفاظ سے مولوی طالب الرحمن کی نماز نقل کرے تو بہت اچھا ہوگا) اس کے بعد فقہ پر سخت تنقید کی اور مطالبہ کیا کہ اس مسئلہ پر عمل کرنے والے بزرگ امام یا مولوی کا نام پتہ اور زمانہ بتایا جائے۔ مولانا محمد امین صاحب نے مولوی طالب الرحمن کے مطالبہ کو پورا کیا اور کہا کہ میرے دوست نے بڑے فخر سے پوچھا ہے کہ وہ بتاؤ کون ہے ایسا کرنے والا۔ میں تو ادھار نہیں رکھا کرتا مولوی وحید الزمان غیر مقلد نے نزل الابرار من فقہ النبی المختار ص ۲۴ میں لکھا ہے کہ اللہ کے نبی کی فقہ یہ ہے کہ اپنا اگلا حصہ پچھلی جگہ کرلو اور اس کو منسوب کیا نبی کی طرف۔ (مولوی طالب الرحمن نے حوالہ مانگا) پھر مولوی طالب الرحمن کی دلیل فثیابک فطھر کا جواب دیا کہ یہ دھوکہ ہے کہ میں نے قرآن وحدیث پیش کیا ہے کہ کپڑے پاک رکھو میں پوچھ رہا ہوں (بار بار) کہ کن کن چیزوں سے پاک رکھنا ہے، خون منی شراب سے پاک رکھنا ہے یا نہیں، آیتیں پڑھ کر سناؤ کہ وحید الزمان نے فلاں آیت یا فلاں حدیث کے خلاف مسئلہ لکھا ہے اس کے بعد دباغت کا مسئلہ تو انہوں نے مان ہی لیا۔ رہا ذبح کا مسئلہ اس نے تو کہا ہے کہ خنزیر اور کتے کو اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرلیا جائے تو اس کی کھال پاک ہو جاتی ہے (احناف کے نزدیک خنزیر کی کھال پاک نہیں ہوگی) قرآن نے اِلا مَاذَکَّیتُم فرمایا ہے اس کا معنی پاک کرنا ہے، حلال کرنا نہیں۔ پاک ہونا اور چیز ہے حلال ہونا اور، کسی بیرونی استعمال کے لیے بعض اوقات طبیب اور ڈاکٹر کسی جانور کا خون استعمال کرنا چاہیں اور حرام گوشت جانور کو ذبح کرلیا تو اس کا بیرونی استعمال جائز ہو جاتا ہے، یہ فقہ میں مسئلہ موجود ہے اور استدلال قرآن سے کیا ہے اِلامَاذَکَّیتُم اس کا ترجمہ پاک ہونا ہے۔ ان کے ہاں تو کتا سارا ہی پاک لکھا ہے۔ اس کا خون پسینہ پیشاب پاخانہ سب کچھ پاک ہے اور یہ لکھا ہے کہ میں نے قیاس سے کوئی بات نہیں لکھی، یہ سب اللہ کے نبی کی باتیں ہیں، (عرف الجادی ص ۱۰)

پھر کہا کہ میں نے نماز کے مسائل پوچھے، یہ ایک حدیث بھی نہیں سنا سکے، پھر انہوں نے مسئلہ بیان کیا کہ احناف کے ہاں قرآن دیکھ لینے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، یہ جھوٹ ہے مسئلہ وہاں یہ ہے کہ دیکھنے سے نماز نہیں ٹوٹتی، انہوں نے ادھوری بات کی ہے، عالمگیری اور درمختار میں لکھا ہے کہ دیکھنے سے نماز نہیں ٹوٹتی، ایک یہ کہ اس کو قرآن یاد نہیں وہ بجائے زبانی پڑھنے کے قرآن دیکھ دیکھ کر پڑھ رہا ہے تو جب وہ قرآن کھول کر یوں پڑھنا شروع کرے گا تو کبھی ورقہ الٹے گا کبھی قرآن اٹھائے گا کبھی رکھے گا، دور سے دیکھنے والا اسے نماز سے خارج سمجھے گا اور ہمارے ہاں عمل کثیر سے نماز ٹوٹ جاتی ہے جس کی تعریف یہ ہے کہ نمازی کو اس فعل کی وجہ سے لوگ نماز میں نہ سمجھیں، ایسا فعل کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے خواہ وہ قرآن ہو یا دوسری کوئی کتاب۔ مولوی صاحب (طالب الرحمٰن) نے جھوٹ بولا ہے کہ مسئلہ نظر کا ہے، یہ عبارت پڑھیں، تعلیم تعلم کے الفاظ وہاں موجود ہیں کہ اس کو یاد نہیں وہ ہے، یہ عبارت پڑھیں، تعلیم و تعلم کے الفاظ وہاں موجود ہیں کہ اس کو یاد نہیں وہ قرآن سیکھ رہا ہے، اب نماز میں قراءت فرض ہے، جب اس نے یہ عمل کیا تو اس کی نماز ٹوٹ گئی، یہ عمل کثیر سے ٹوٹی نہ کہ قرآن دیکھنے سے اب یہ یاد کرنا چھوڑ دیں اور کتابیں دیکھ کر نماز پڑھنا شروع کر دیں تو یہ اپنی مسجدوں میں اس کو جائز ہی سمجھیں گے، انہوں نے جھوٹ بولا ہے چونکہ اور کوئی کتاب نماز میں پڑھی نہیں جاتی، اس لیے قرآن کا ذکر کیا گیا، اس کے بعد مولانا نے نماز سے متعلق سوالات شروع کیے جو حصہ اول میں ہیں، مولوی طالب الرحمٰن نے سابقہ سوالوں کا کوئی جواب نہ دیا اور کہا کہ آمین پر بھاگ کر آ گئے ہیں، پہلے وہ پاکی والا مسئلہ پورا کر لیں، اس کے بعد نزل الابرار کتاب مانگی جو کہ فریقین کے پاس موجود نہ تھی، مولانا محمد امین صاحب نے ذمہ داری سے کہا کہ میرے پیش کردہ حوالے اس میں موجود ہیں، طالب الرحمٰن نے کہا کہ ایک منٹ کے لیے ہم مان لیتے ہیں کہ نزل الابرار والے نے لکھا ہو گا، نزل الأبرار والے پہلے شیعہ تھا، پھر

ان کا ساتھی حنفی بنا آخیر عمر میں آ کے حدیثوں کے ترجمے کرتا ہوگا حدیث پر اس نے عمل شروع کیا۔ اس کا جو فعل ہے وہ بتانے والا ہے۔ نزل الأبرار اب کے دور کی کتاب ہے، ابھی چند سال ہوئے کہ وہ فوت ہوا، وہ پہلے لکھی گئی تھی یا یہ آپ کی ردالمحتار پہلے لکھی گئی ہے، وہ حنفی تھے انہوں نے اس میں پڑھا ہوگا کہ ابن عابدین (دال کی فتح کے ساتھ پڑھا) اتنے بڑے امام ہوئے ہیں وہ یہ مسئلہ لکھ رہے ہیں (یہ طالب الرحمٰن کی جہالت ہے، یہ مسئلہ درمختار کا ہے اور وہ ابن عابدین کی تصنیف نہیں ہے) جو اپنا آلہ تناسل اور اپنی ہی دوات استعمال کرے، اس پر غسل نہیں ہے۔ یہ انہوں نے بڑے امام کی کتاب کا مسئلہ دیکھا ہے اور اپنی چھوٹی سے کتاب میں لکھ دیا، اب غلطی تو بڑے کی ہے، ہم یہ مانتے ہیں کہ انہوں نے مکھی پر مکھی ماری ہے، پہلے تو یہ دکھائیں انہوں نے یہ غلطی کر لی ہے، چونکہ وہ پہلے حنفی تھا اور اپنے سے بڑے حنفی کی بات کو اٹھا کر اپنی کتاب میں نقل کر دیا، پہلے یہ مسئلہ آپ کی فقہ میں موجود تھا، بعد میں انہوں نے لکھا اس کے بعد الا ماذکیتم کے بارے میں کہا کہ یہ قرآن کی آیت نکالیں، اس میں دکھائیں کہاں لکھا ہے کہ کتے کا بھی تزکیہ کر لیا جائے۔ یہ دیکھیں ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ﴾ یہ پوری آیت اس طریقے سے ہے کہ یہ تذکرہ ملتا ہے ﴿وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ﴾ یہ جانوروں کا ذکر ہو رہا ہے ان میں کتے کا نام نہیں ہے (یہ ہے علمیت طالب الرحمٰن صاحب کی) قرآن کی اس آیت میں کتے کا نام دکھلائیں، جب یہ قرآن میں نہیں تو ہم نہیں مانتے اگر یہ کہیں کہ آیت عام ہے جس پر بھی چھری پھیری جائے وہ پاک ہو جائے گا، بے شک کتا ہو تو خنزیر بھی پاک ہو جائے گا، یہ کہتے ہیں، نہیں نہیں خنزیر پاک نہیں ہوتا پھر خنزیر کو بھی پاک کر دیا تو کتے کو بھی نکالو اگر کتے کو داخل کرتے ہو تو خنزیر تمہارے پیچھے پیچھے ہے، خنزیر کو اپنے گھر داخل کر دیا کتے کو بھی نکالو یا یہ کہو کہ یہ مسئلہ حلال جانوروں کے لیے ہے کہ اگر کوئی حلال جانور کنویں میں گر گیا اور ذبح کرنا ہے تاکہ حرام نہ ہو جائے تو جلدی سے چھری

پھیری جاتی ہے اور تھوڑا سا خون نکال دیا تو پاک بن گیا (قرآن میں مسئلہ شکار کا ہے اور درندے سے بچے ہوئے زندہ جانور کا ہے طالب الرحمان کا قیاس جہالت پر مبنی ہے) اس میں قرآن نے یہ تعبیر کی ہے کہ انہوں نے کتنے کا قرآن میں داخل کر دیا۔ پھر عمل کثیر والا مسئلہ شروع کیا کہ کہاں لکھا ہوا ہے کہ وہ مسئلہ تعلیم و تعلم کا ہے، وہ ورق اٹھا کر کھول کھول کر پڑھے ادھر سے ادھر سے پڑھے تو نماز میں گڑ بڑ ہو جاتی ہے اگر یہ بات اس میں لکھی ہے تو بتائیں میری شکست اور ان کی فتح اگر سارے مسئلے اس میں ہوں تو میں ماننے کے لیے تیار ہوں اس میں ہے لو نظر المصلی کہ اس پر نظر پڑ گئی تو بطلت صلوته تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔ (حالانکہ خود عبارت پڑھی ہے فقرا منه یعنی دیکھ کر اس میں پڑھنے لگا اور اب تک نہ صرف نظر کا کر رہے ہیں) حضرت مولانا محمد امین صاحب نے کہا کہ میں نے جتنی حدیثیں پوچھی ہیں، ایک بھی نہیں پیش کر سکے اور ان کا کہنا کہ نزل الابرار والے نے درمختار سے نقل کیا ہے، یہ جھوٹ ہے نزل الابرار کا پورا نام ہے نزل الابرار من فقه النبی المختار یعنی یہ نبی مختار کی فقہ ہے جو میں لکھ رہا ہوں اور یہ بھی جھوٹ ہے کہ کتاب لکھنے کے وقت حنفی تھا، اس میں رفع یدین اور سینے پر ہاتھ باندھنے کے مسائل مذکور ہیں، یہ انہوں نے غیر مقلد ہوتے ہوئے لکھی، نہ شیعہ ہوتے ہوئے، نہ حنفی بلکہ حنفی تو تھا ہی نہیں، نذیر حسین (دہلوی غیر مقلد) کا شاگرد تھا، خواہ مخواہ حنفی کہا جا رہا ہے اور یہ مسئلہ اس نے اللہ کے نبی کی طرف منسوب کیا ہے، اس میں درمختار کا کوئی نام نہیں، پھر ابن عابدین کا تلفظ دال کے کسرہ سے صحیح کرایا۔ اس کے بعد کہا کہ الا ماذکیتم پر انہوں نے بہت زور لگایا ہے کہ جی خنزیر تمہارے پیچھے پیچھے ہے ہم قرآن کی اس آیت کو بھی مانتے ہیں جس میں خنزیر کو رجس کہا گیا ہے اس لیے پاک اس چیز کو کیا جاتا ہے کہ جو اصل میں پاک ہو مثلاً یہ کپڑا اصل سے پاک ہے اس میں پاخانہ لگے تو اس کو دھولیا جائے لیکن اگر کوئی (عین) پاخانے کو دھونا شروع کر دے تو پاخانہ پاک نہیں ہوگا، پیشاب دھل کر

پاک نہیں ہوتا اس لیے یادرکھیں قرآن میں لفظ رجس موجود ہے اس سے پتہ چلا کہ خنزیر نجس العین ہے اور پاخانہ کی طرح اس کو پاک نہیں کیا جا سکتا، پیشاب کی طرح وہ پاک نہیں ہوسکتا، انہوں نے کہا کہ آیت میں کتے کا نام نہیں اگر کتے کا نام نہیں تو گائے بکری کا نام بھی تو آیت میں نہیں تو اس سے واضح ہوگیا ہے کہ وہاں صرف پاکی کا مسئلہ ہے کھانے پینے کا نہیں الا ماذ کیتم میں صرف پاکی کا مسئلہ ہے اس لیے اس کا معنی پاک ہونا ہے۔ خنزیر کو دور کر دیا وہ ہمارے گھر نہیں تمہارے گھر آتا ہے کیونکہ تم اس کو ماں کی طرح پاک سمجھتے ہو جیسے تم اپنی ماں کو گھر رکھتے ہو خنزیر کو بھی گھر میں رکھنا چاہئے، ہمارا تو اس کے گھر سے کوئی تعلق نہیں ہے، ہم قرآن کے کہنے سے اس کو رجس ہی سمجھتے ہیں اور اس کی کھال کو دباغت سے بھی پاک ماننے کے لیے تیار نہیں (جبکہ تمہارے ہاں وہ دباغت سے پاک ہونی چاہئے) اس لیے وہ دباغت سے نہ ذکاۃ سے پاک ہوگا یہ کہتے ہیں کہ وہاں سب کچھ لکھا ہوا ہو۔ کتاب میں دیکھ کر پڑھنے کی وضاحت کی کہ کتاب کو سجدہ کی جگہ رکھے گا پھر سجدہ کرے گا، پھر کتاب کو اٹھائے گا، ہماری کتب فقہ میں لکھا ہوا ہے کہ عمل کثیر سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اس لیے جب یہ کہہ رہا تھا تو چھتوی صاحب نیچے سے سمجھا رہا تھے ایسی باتیں نہ کرو پھر مسائل نماز سے متعلقہ احادیث پوچھیں۔

مولوی طالب الرحمٰن نے کہا کہ وحید الزمان نے حنفی ہوتے ہوئے کتاب لکھی۔ میں نے تو یہ کہا کہ وہ شیعہ تھا، حنفی تھا بعد میں اہل حدیث ہوا، میں نے یہ نہیں کہا کہ اس نے حنفی دور میں لکھی، اگر وہ حنفی دور میں لکھتا تو مجھے وکالت کی کیا ضرورت تھی (غیر مقلد مناظر کی رنگا رنگی کبھی برات کبھی وکالت) میں نے تو یہ کہا کہ ان کی بڑی کتابوں میں دیکھ کر ہمارے علما مغلوب ہو گئے اور انہوں نے اپنی کتاب میں لکھ ماری، پھر دھمکی دی کہ انہوں نے ہمارے حضرت صاحب کے بارے میں کوئی بات کی تو میں ان کے سب بڑوں کو سامنے رکھوں گا، پھر میں کسی کو معاف نہیں کروں گا، اس کے بعد

مفتی عبدالرحمٰن اور راؤ محسن کے غیر مقلد ہونے کو اپنی حقانیت بتایا اور پھر دیو بندی علماء پر تنقید کے لیے ایک حوالہ تذکرۃ الرشید سے پیش کیا کہ یہ دیو بندی پیروں کا حال ہے، اس میں دعویٰ کیا کہ رنڈیوں کے گھر ٹھہرنے والے دیو بندیوں کے پیر تھے (یہ طالب الرحمٰن صاحب نے بہتان باندھا ہے، وہاں مولانا رشید احمد صاحب نے رنڈیوں کے پیر پر سخت تنقید کی ہے، اس واقعہ سے پہلے بھی حافظ مینڈھو کے بارے میں فرمایا کہ وہ پکا کافر تھا اور اس کے بعد مسکرا کر فرمایا کہ: ضامن علی جلال آبادی توحید میں غرق تھے" پھر اسی جلال کا ہی قصہ رنڈیوں والا ذکر کر کے اس کی بدعقیدتی اور خفت کا ذکر کیا، اس واقعہ کو دیو بندی پیروں کی طرف منسوب کر کے بیان کرنا، طالب الرحمٰن کا جھوٹ اور خیانت ہے، یہ واقعہ کسی دیو بندی پیر کا نہیں، ایک بدعقیدہ اور بدعمل پیر کی برائی کے لیے حضرت گنگوہی نے بیان کیا ہے، حضرت کا مسکرا کر فرمانا اور یہ لفظ کہ میاں صاحب سرنگوں رہ گئے، صاف دلالت کرتا ہے کہ حضرت گنگوہیؒ نے جلال آبادی پر سخت تنقید کی ہے اور اس کے وحدت الوجود کے عقیدہ کے رد کرتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ وہ تو توحید میں غرق تھا (کتاب کا صفحہ ساتھ منسلک ہے [۱]) اس واقعہ پر طالب الرحمٰن صاحب نے خوب حاشیہ چڑھایا، کیسٹیں گواہ ہیں، اس کے بعد درہم یاد آیا، پھر فقہ کے مسئلہ پر اعتراض کیا کہ غیر آدمی کے ذکر کے دخول سے غسل واجب نہیں ہوتا اور اس پر اپنی طرف سے خوب (اپنی نماز سنائی) حاشیہ چڑھایا (ان کے الفاظ تو غیر مقلدین ہی اشاعت کر سکتے ہیں، اس تحریر میں اس کو لکھنا بھی درست نہیں) پھر درہم کتے کی کھال کے مطالبے کا اعادہ کیا، نیت کا مسئلہ قرآن وحدیث سے ثابت کر دو۔

مولانا محمد امین صاحب نے فرمایا کہ انہوں نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ وحید الزمان نے یہ مسئلہ (اپنی دوات اور قلم کے استعمال والا) اس وقت لکھا جب وہ ہمارے بزرگ تھے اور ان کو قلم دوات والا مسئلہ بڑا پسند آیا، دیکھئے وحید الزمان اور ان کے شیخ الحدیث کیا کر رہے ہیں، اور یہ بھی ان کا جھوٹ ہے کہ انہوں نے درمختار کا مسئلہ

[۱] دیکھیے صفحہ ۳۳۱

دیکھ کر لکھا ہے، وہ اپنی کتاب کے نام سے بتا رہے ہیں، یہ کوئی فقہ کی کتاب نہیں بلکہ نبی پاک کے دین کی کتاب ہے اس کا نام نزل الابرار من فقہ النبی المختار ہے، پھر مفتی عبدالرحمٰن جن کے بارے میں بڑے زور سے کہا تھا کہ یہ تمہارے مفتی تھے اور مناظروں میں تمہاری ذلت کی وجہ سے غیر مقلد ہوئے۔ مولانا محمد امین صاحب نے جواباً تبصرہ کیا کہ یہ میرے کسی بھی مناظرے میں موجود نہیں تھے اگر مسلک تبدیل کر کے دوسرے مسلک میں جانا اس کی حقانیت کی دلیل ہے تو میں گن سکتا ہوں کہ سلیم غیر مقلد اوکاڑہ میں مرزائی ہوا۔ ایک گاؤں سیالکوٹ میں پورا غیر مقلدوں کا تھا، آج پورا گاؤں مرزائیوں کا ہے، اگر اس پر مولوی صاحب آنا چاہتے ہیں تو ہمارے پاس لمبی فہرست موجود ہے کہ کون لوگ مرزائی ہو رہے ہیں اور کیسے ہو رہے ہیں۔ اب نور خاں حیدر آباد میں مرزائی بنا۔ وہ غیر مقلد تھا اور کیسٹیں جواب دینے کے لیے میرے پاس آئیں وہاں کسی نے جواب دینا گوارا نہ کیا، اب آپ اندازہ لگائیں کہ ان جیسے آدمیوں کے مذہب تبدیل کر لینے سے کسی مذہب کا سچا جھوٹا ہونا ثابت نہیں ہوتا، لوگوں کے سامنے جھوٹ بولتے ہیں کہ ہم قرآن وحدیث سے باہر نہیں جاتے (ایک طرف تو) یہ مانیں کہ صدیق حسن قرآن وحدیث نہیں جانتا، لیکن اب یہ مفتی عبدالرحمٰن ان کے لیے قرآن وحدیث بن گیا ہے کیونکہ ان کے مذہب میں آ گیا ہے، یہ صاحب پہلے کسی مناظرے میں نہیں آئے اور نہ وجہ بیان کی امین نے فلاں بات کا اس میں جواب نہیں دیا، اس لے میں غیر مقلد ہوتا ہوں۔ وہ ہی اسے بتا دے کہ مجھے (مکمل) نماز حدیث سے مل گئی ہے کہ سجدہ کرنا فرض ہے یا واجب۔ مفتی صاحب کو تو اتنا بھی پتہ نہیں کہ سجدہ فرض ہے یا واجب۔ اگر میں غیر مقلد ہو ہی گیا ہوں تو سجدہ کی فرضیت کی یہ آیت دکھا اور سجدہ کی تسبیح آہستہ پڑھتا رہا ہوں، اب میں تمہارے مذہب اور مناظرے میں آ ہی گیا ہوں تو ہمیں کیوں ذلیل کروا رہا ہے، میں دلیل دیتا ہوں کہ میں اس آیت کے تحت سجدہ کی تسبیح پڑھتا ہوں اور پھر بہت سے صحابہؓ

پوچھے اور مطالبہ کیا کہ دلیل قرآن کی آیت یا حدیث ہو، کسی امتی کا قول نہ ہو۔ کیا کریں ایسے لوگوں کے مشن بدلنے سے کسی مذہب کا حق ہونا یا جھوٹا ہونا نہیں ہوتا، اگر ایسی بات ہے تو بہت سے غیر مقلد عیسائی اور مرزائی بنے، ہمیں ان کی لسٹیں یاد ہیں تو کیا عیسائیوں کو اور مرزائیوں کو یہ حق ہے کہ وہ کہیں کہ فلاں غیر مقلد عیسائی ہو گیا یا مرزائی ہو گیا، لہذا غیر مقلدوں کا مذہب جھوٹا ہے اور عیسائی اور مرزائی مذہب سچے ہیں۔ محمد منشاء مرزائی مدرسہ غزنویہ امرتسر کا فارغ ہے۔ غیر مقلد سے مرزائی بنا، میرے ساتھ مناظرہ کیا تو آج وہ مسلمان ہے، ان کے فارغ التحصیل مرزائی ہو رہے ہیں تو کیا مرزائیوں کو حق ہے کہ محمد منشاء کو پاس بٹھا کر کہیں کہ یہ تمہارے مدرسہ کے فارغ التحصیل ہیں مرزائی ہو گئے ہیں، اس لیے مرزائی مذہب سچا ہے اور تم جھوٹے ہو، مولوی صاحب مولوی عبدالرحمٰن قرآن وحدیث کا نام نہیں؟ آپ اس کو بھی ملالیں اور حدیثیں پیش کریں، یہاں مفتی عبدالرحمٰن نے بات کی اجازت مانگی اور کہا کہ میں ان کو پڑھا سکتا ہوں، مولانا محمد امین صاحب نے کہا کہ ان کو ہٹا دو اور تم آ جاؤ، اس وقت غیر مقلدین نے زبردست شور شروع کر دیا۔

مولوی طالب الرحمٰن نے دعویٰ کیا کہ نیت کا مسئلہ چھوڑ گئے ہیں اور وحید الزمان کی برات کی کوشش کی کہ (اپنی قلم دوات والا مسئلہ) انہوں نے فقہ سے نقل کیا ہے (حالانکہ وہ اس مسئلہ کو نبی ﷺ کی طرف منسوب کر کے لکھ رہا ہے جیسا کہ کتاب کے نام سے ظاہر ہے) پھر کہا کہ میں نے یہ دعویٰ نہیں کیا، مفتی عبدالرحمٰن مناظرہ سن کر اہل حدیث ہوا ہے، میرا دعویٰ یہ ہے کہ پہلے سے دیوبندی علماء اہل حدیث ہوئے ہیں (اس کا مفصل جواب ہو چکا) نیت کے مسئلے اور رنڈی والی حکایت کا جواب مانگا۔ پھر فارسی زبان میں تکبیر کہنے کا مسئلہ شروع کر دیا اور کہا کہ یہ جو مسائل پوچھ رہے ہیں یہ بعد کی بات ہے (آتے جو نہیں تھے) پہلے یہ فیصلہ کر لیں کہ کس زبان سے نماز شروع کی جائے یہ کہتے ہیں کہ فارسی زبان میں کہہ لے کہ اللہ بزرگ تر است، یہ مسئلہ قرآن

کی کسی آیت سے دکھا دیں، حدیث سے دکھا دیں کہ نماز کی ابتداء فارسی میں کی جائے یا صحابہ سے دکھا دیں اگر نہیں تو اپنی شکست لکھ دیں۔

مولانا محمد امین نے جواب دیا کہ نیت کا مسئلہ حدیث انما الاعمال بالنیات میں آتا ہے۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ دل میں کس کس چیز کی نیت فرض ہے اور کس کی نہیں۔ یہ قیامت تک نہیں بتا سکتے اور نہ ان کے ساتھ بیٹھنے والے بتا سکتے ہیں؟ اور جو انہوں نے کہا کہ درمختار سے ہمارے علامہ وحید الزمان نے نقل کیا ہے، کیا پوری درمختار سے وحید الزمان کو ایک یہی مسئلہ پسند آیا ہے اور کوئی مسئلہ پسند نہیں آیا، یہ بڑا اکمل والا مسئلہ ہے؟ پھر انہوں نے میرے پیش کردہ سوالات پر کوئی حدیث نہیں پڑھی، اس کے بعد انہوں نے کہا کہ اللہ بزرگ تر است سے ان کے ہاں نماز شروع کرنا درست ہے، یہاں یہ پوری بات بیان نہیں کر رہا بلکہ یہ پوری بات جانتا ہی نہیں، فقہ کا یہ مسئلہ قرآن میں موجود ہے وذکر اسم ربہ فصلی اللہ کا نام لے لیں اس کے بعد نماز پڑھیں، اب یہاں کسی زبان کی تخصیص نہیں ہے۔ حدیث میں البتہ آیا ہے کہ حضور ﷺ نماز اللہ اکبر سے شروع کرتے تھے، اس لیے حدیث جو خبر واحد ہے، سے اللہ اکبر کہنا واجب ہے، ہمارے نزدیک اگر کوئی اللہ اکبر نہیں کہتا بلکہ فارسی میں کہتا ہے تو واجب کا تارک ہے، گنہگار ہوگا اور اس کی نماز واجب الاعادہ ہے اس نے پورا مسئلہ نہیں بیان کیا، ہماری فقہ میں لکھا ہے کہ فلاں چیز فرض ہے، فلاں واجب ہے، یہ بتلائے کہ جو شخص اچھی طرح اللہ اکبر کہنا جانتا ہو اس کے لیے فارسی میں اللہ بزرگ تر است کہنا فقہ میں فرض لکھا ہے یا واجب یا سنت یا اس کا کوئی اور حکم لکھا ہوا ہو تو بتا دے۔ جیسے میں نے بتایا کہ اللہ اکبر کہنا واجب ہے ہم جس طرح بیان کرتے ہیں کہ ناف سے گھٹنوں تک (ستر چھپانا) فرض ہے اور تین کپڑے سنت ہیں تو اس کی تفصیل کا یہ مطلب نہیں کہ صرف فرض ادا کرو، واجب ادا نہ کرو، نماز تو صفۃ الصلوٰۃ میں یہی لکھا ہے کہ سنت طریقہ کے مطابق ادا کی جائے، جس میں فرائض واجبات اور سنتیں بھی

آ گئیں، یہ کہتے ہیں کہ میں اب معاف نہیں کروں گا، میں کہتا ہوں حدیثیں آتی نہیں، میں قرآن کی آیت اور اللہ کے نبی کی حدیث پوچھ رہا ہوں، پھر وہی نماز کے مسائل پوچھنے شروع کیے کہ درود ابراہیمی نماز میں آہستہ پڑھنے کا سوال روپڑی صاحب سے بھی ہوا، وہ صحیح حدیث سے اس کا حکم ثابت نہیں کر سکے آج طالب الرحمٰن اس قرض کو چکائیں گے۔

لیکن طالب الرحمٰن صاحب نے پھر وہی عذر کیا کہ ہمارے علامہ صاحب نے ان کی فقہ سے نقل کیا ہے (اس کے سوا جان چھڑانے کا اور کوئی راستہ نہ تھا) پھر کہا کہ انہوں نے التحیات وغیرہ کے مسائل پوچھے، یہ بعد کے مسائل ہیں، پہلے اللہ اکبر کا مسئلہ ہے، پھر مولانا کے ماسٹر ہونے پر تنقید کی کہ الف پڑھا نہیں اور پہلے ب شروع کر دی (حالانکہ ان کے سوالات بالترتیب چل رہے ہیں، جواب کسی کا بھی نہیں بنا) پھر مولانا محمد امین صاحب کے سوال کہ نیت کن کن چیزوں میں فرض ہے اور کن میں نہیں، کے جواب میں کہا کہ آپ نے خود حدیث پڑھی ہے **انما الاعمال بالنیات** اس میں سارے عمل آ گئے، ہر عمل کے لیے ضروری ہے کہ نیت کرے، لیکن حنفی مسلک میں بغیر نیت کے بھی کام چل جاتا ہے، کوئی نہر میں داخل ہوا، نہا کے نکلا تو غسل بھی ہو گیا اور وضو بھی، نیت کی یا نہیں کی پھر یہ کہتے ہیں فارسی زبان میں جس نے اللہ اکبر کہا وہ نماز لوٹائے گا یہ اگر اپنے امام سے دکھا دیں کہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ نماز کو لوٹائے تو میری شکست اور ان کی فتح، منہ مانگی موت دوں گا، یہ جہاں مرنا چاہیں، وہیں ان کو ماروں گا۔ پیاسا کہیں تو پیاسا، پانی پلا کے کہیں تو پانی پلا کے ماروں گا، یہ آپ کی ہدایہ ص ۸۴، اس میں لکھا کہ اگر نماز کی ابتداء فارسی میں کی جائے تو وقرا **فیھا فی الفارسیة** یا ذبح کرے اور عربی بھی خوب جانتا ہو، امام صاحب کے نزدیک بالکل جائز ہے۔ (مولانا محمد امین صاحب نے کہا ذرا اگلی بات بھی پڑھو) جو بات امام ابوحنیفہ کی ہے وہ پڑھ دی ہے، پہلے پاکی کا مسئلہ آیا یہ کہتے ہیں کہ ہم پاک نہیں ہونا چاہتے، اب نیت کا مسئلہ، یہ نیت کیسے کرتے ہیں، دو رکعت نماز

سنت سنت رسول اللہ ﷺ منہ کعبہ کو فلاں فلاں علاقہ شاید کہتے ہیں یا نہیں اور پیچھے اس امام اور پتہ نہیں کیا کرتے ہیں یہ قرآن سے حدیث سے اقوال صحابہ سے دکھا دیں۔ پھر بخاری کے صفحہ والا مطالبہ چلایا۔

مولانا محمد امین صاحب نے کہا کہ بار بار اسی کو رگڑ رہے ہیں (اور کرتے بھی کیا) کہ درمختار کا مسئلہ ہے، انہوں نے (وحید الزماں) کا نام نہیں لیا، لیکن مسئلہ وہیں سے لیا ہے، کیا ان کو علم غیب ہو گیا ہے یا اس کی پکی دلیل پیش کریں، محض اٹل سے کہنا اہل باطل کا کام ہے) (پھر انہوں نے کہا کہ یہ ماسٹر کیسا ہے ''الف'' پہلے پڑھنا چاہئے تھا پھر ''با'' تک جاتے۔ میں نے ان سے بالکل ماسٹروں کی طرح تکبیر تحریمہ سے سوال کیے ہیں، پہلے یہی پوچھا کہ تکبیر تحریمہ فرض ہے یا واجب اس کے بعد ثناء، تعوذ، تسمیہ، فاتحہ، آمین، سورۃ رکوع سجدہ، تشہد وغیرہ پوچھے گئے، میں الحمد للہ استاذ ہوں، مجھے ترتیب یاد ہے، لیکن جو شاگرد ''الف'' بھی پڑھنے کے لیے تیار نہ ہو اور لوگوں سے کہے کہ میں قرآن وحدیث کا عالم ہوں اور ابھی ''الف'' کے بارے میں بھی صحیح حدیث نہ پیش کر سکا، تو میں تو یہی سمجھانا چاہتا ہوں کہ جو شاگرد میرے سامنے بٹھایا ہے نہ ''الف'' جانتا ہے نہ ''با''۔ یہ کچھ بھی نہیں جانتا اور اٹھ کر کہتا ہے کہ ''امین'' میرے سامنے بخاری کا صفحہ پڑھے، کس کے سامنے جو صنّفو اکو صنفوا اور ابن عابدین کو عابدین پڑھتا ہے (دال کے فتح کے ساتھ) درمیان میں طالب الرحمن نے شور کیا کہ چھوتی کے سامنے پڑھو، مولانا محمد امین صاحب نے کہا کہ یہ تو ہمارے مولانا عبدالقدیر صاحب سے پڑھتا رہا ہے اس کو کیا آتا ہے، اس کو غیر مقلد پڑھا بھی نہیں سکتے تھے، مجھے اس طرف متوجہ کیا گیا، ورنہ میں اس طرف نہیں آنا چاہتا تھا، ان کو بھرتی کرو جو ہمارے علماء کے شاگرد ہیں، پھر نماز کے مسائل پوچھے کہ یہ وہ مسائل ہیں جن پر ابھی نماز جمعہ میں عمل کرنا ہے، لوگ کہیں گے امین نے یہ یہ مسائل پوچھے لیکن جو لوگ قرآن وحدیث کا بہت نام لیتے ہیں وہ تکبیر تحریمہ سے لے کر آخر سلام تک ایک

بات بھی قرآن وسنت سے پیش نہیں کر سکے اور زیادہ زور اسی بات پر دیتے رہے ہیں کہ ہمارے مولوی قرآن وحدیث کے خلاف لکھتے رہے۔ وہ قرآن وحدیث کا نام لے کر دھوکہ دیتے ہیں، وہ قرآن وحدیث جانتے بالکل نہیں، ورنہ میں تحریمہ سے سلام تک پہنچ چکا ہوں، ابھی تک کسی حدیث کے لیے ان کی زبان کھلی نہیں اور یہ جو انہوں نے پڑھا کہ فارسی میں جائز ہے (اسی عبارت سے آگے لکھا ہوا ہے) ویروی رجوعه الى قولهما فى اصل المسئلة وعليه الاعتماد امام ابوحنیفہ کا صاحبین کی طرف رجوع منقول ہے اسی رجوع پر ہی اعتماد (فتویٰ) ہے۔ (درمیان میں ٹائم ٹائم کا شور) طالب صاحب نے درمیان میں عبارت چھوڑ دی ہے۔ جتنا مرضی ٹائم گھٹانے کی کوشش کرے اور جتنی مرتبہ بھی اس نے فقہ کی کتاب اٹھائی ہے ایک مرتبہ بھی پوری عبارت نہیں پڑھی، نہ درمختار کی، نہ اصول کرخی کی نہ ہدایہ کی۔ میں بار بار یہی تو سمجھا رہا ہوں کہ اس طرح خیانتیں کرنا اہل حدیث کی نشانی نہیں منافق کی نشانی ہے۔

مولوی طالب الرحمن نے اپنی اگلی تقریر میں کہا کہ یروی مجہول کا صیغہ ہے، روایت کرنے والے کا علم نہیں، اس کا کسی کتاب میں حوالہ نہیں، نہ سند ہے (مولانا محمد امین صاحب نے کہا کہ پہلے کون سا لفظ (معروف) موجود ہے۔ آگے علیہ الاعتماد موجود ہے جو اسی کی توثیق کر رہا ہے) لیکن مولوی طالب الرحمن نے کہا کہ امام صاحب کا نام نہیں (نام کا مطالبہ علم فقہ سے جہالت کا ثبوت ہے اور علیہ الاعتماد کے مفتی بہ ہونے سے بے علمی کا اظہار ہے) اس کے بعد حافظ صاحب کی ٹیڑھی کھیر کی کہانی سنائی، پھر بخاری کا صفحہ تکبیر اور نیت کا مسئلہ درہم پاخانہ اور پیشاب کا ذکر کیا، (پھر قرآن دیکھنے اور اس کو نعوذ باللہ شرم گاہ سے کم کر کے دکھانے کی جسارت کی) پھر کہا کہ قرآن وحدیث سے دکھلاؤ کہ پشتو والا پشتو میں، سندھ والا سندھی میں کہے۔ آپ مجھے التحیات و درود ابراہیمی ادھر ادھر کی باتیں سکھا رہے ہیں (التحیات اور درود ابراہیمی طالب کے نزدیک ادھر ادھر کی باتیں ہیں) (اعاذنا اللہ) راؤ صاحب سے کہا

کہ تینوں مسئلوں میں کسی پر انگلی رکھ دیں کہ میں اس کا جواب دیتا ہوں، تاکہ آپ انہیں مجبور کریں اور مجھے بھی مجبور کریں (تینوں کے جواب ہو چکے، نہ ماننے کا کوئی علاج نہیں) کہ ان مسائل کے ارد گرد رہیں، اگر انہوں نے ایسے ہی کیا تو میں نے پھر وہی لائن اختیار کر لینی ہے (جس سے ابتداء سے انتہاء تک اکھڑا ہی نہیں، نیز اس کے سوا اور لائن اختیار کرنا بھی کیا آتا ہے) ذکر حمار والی بات۔ امامت کون کرائے، جس کا سب سے بڑا سر اکبر عضوا احسن زوجۃ بیوی سب سے حسین ہو۔ مولوی کی بیوی حسین ہو تو وہ پامیلا سے شادی کرے یا ملکہ حسن سے جس کو جج سلیکٹ کرتے ہیں۔ وہ امام اپنی بیوی کو دکھایا کرے۔ مولانا محمد امین صاحب نے جواب دیا کہ مولوی صاحب پانی تو پی چکے اب کھیر یاد آرہی ہے (حافظ صاحب کی ٹیڑھی کھیر) انہوں نے کہا کہ اس پر اعتماد ہے، یہ بات یاد رکھیں ان کا بہت بڑا مغالطہ ہے۔ جس طرح حدیث اللہ کے نبی کی ہوتی ہے، لیکن اسے صحیح یا ضعیف محدثین ہی قرار دیتے ہیں کسی حدیث کو اللہ کے نبی نے صحیح یا ضعیف محدثین ہی قرار دیتے ہیں کسی حدیث کو اللہ کے نبی نے صحیح یا ضعیف نہیں کہا، اسی طرح فقہاء کے اقوال ہیں، کوئی یہ نہیں سمجھتا کہ محدثین کرام، نبی پر حاکم بن گئے ہیں اور کون ہوتا ہے، امام بخاری نبی کی حدیث کو صحیح اور ضعیف کہنے والا، بس وہ قاعدوں سے بتلایا کرتے ہیں اس طرح (فقہا کا) کون سا قول صحیح ہے اور کس پر اعتماد ہے اور کس پر اعتماد نہیں ہے، وہ ائمہ اصول بتلایا کرتے ہیں، جو انہوں نے بڑا شور مچایا کہ کون ہے بتانے والا، ابو حنیفہ تو نہیں، یہ ایسا ہی ہے جیسے منکرین حدیث سے ان سے پوچھیں کہ تم کون ہو؟ حدیث کو ضعیف کہنے والے حدیث نبی کی، لیکن جس طرح اصولیین قاعدے سے حدیث کو ضعیف کہا کرتے ہیں، اسی طرح اصولیین یہ بتلایا کرتے ہیں کہ اس قول پر اعتماد ہے اور اس پر نہیں اور یہ جو بار بار انہوں نے کہا کہ ان کے ہاں قرآن پاک شرمگاہ سے برا ہے، یہ دھوکہ ہے، یہ کہیں نہیں لکھا، دیکھئے حدیث پاک میں سُترہ کا مسئلہ موجود ہے اگر آپ کوئی لکڑی آگے کھڑی کر دیں

اور نماز پڑھیں تو نماز ہو جائے گی یا نہیں لیکن اگر آپ نے نبی، پیر یا امام کو سامنے بٹھا لیا تو نماز نہیں ہو گی، تو کوئی بھی جاہل یہ نہیں کہے گا کہ اس نے لکڑی کو نبی سے اونچی شان دے دی، جو وضاحت فقہا نے لکھی ہے اس کو سمجھنا چاہیے، اس لیے ان کا فقہ کی کتابوں پر بار بار جھوٹ ہے اور جھوٹ بول کر کہتے ہیں کہ تم تکبیر تحریمہ سے سلام تک پوچھتے جاؤ لیکن میں نے جواب نہیں دینا، راؤ صاحب، میں نے جواب نہیں دینا، میں نے کوئی حدیث نہیں سنانی، اس کے بعد انہوں نے نیت کی بات کی، پہلے یہ تو بتائیں کہ نیت کے بارے میں ان کو فقہ کا مسئلہ یاد بھی ہے یا نہیں، فقہ میں بھی اصل اعتبار دل کا ہے اور زبان سے اگر کوئی کہے تو دل کی مضبوطی کے لیے ہے۔ وسوسوں والا شخص ہو تو اس کو کہہ سکتا ہے اور فقہ میں وضاحت ہے کہ اگر کسی نے نماز پڑھی دل میں وہ ظہر کی نماز پڑھ رہا ہے، زبان سے عصر کا لفظ نکل گیا تو اعتبار دل کی نیت کا ہو گا، زبان کی نیت کا اعتبار نہ ہو گا، اس کو یہ بھی پتہ نہیں فقہ میں مسئلہ کیا ہے؟ یہ بے چارہ ادھر ادھر بھاگ رہا ہے اور کہتا ہے کہ بیوی حسین ہو بڑی دیر کے بعد اس بات پر پھر آ گئے ہیں، میں نے کہا تھا کہ ان کا امام مرزائی ہو گا ان کا امام ناپاک ہو گا، جس نے فرض وضو بھی نہ کیا ہو، ان کا امام بے وضو ہو گا جان بوجھ کر بے وضو نماز پڑھائے گا اور میں بار بار عرض کر رہا ہوں کہ فقہ کی ایک بھی عبارت پوری نہیں پڑھی، وہاں لکھا ہوا ہے کہ اگر کئی چیزوں میں امام برابر ہوں اور سارے امامت کا ثواب حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں تو پھر ظاہر کا باطن پر اثر ہوتا ہے، جس کا جسم ساخت میں صحیح ہو، اس کی عقل درست ہوتی ہے اور عقل صحیح ہو تو امام اپنی جماعت کو جمع رکھے گا، لڑائی کر کے چھچھورے پن سے جماعت کو برباد نہیں کرے گا، اس لیے بعد میں جا کر انہوں نے لکھا ہے کہ امام عقل مند ہونا چاہیے، آپ جس طرح بے وضو کو امام بناتے ہیں، بے عقل کو بھی بنا لیں، ہمیں اس سے کیا شکایت ہے۔

مولوی طالب الرحمٰن نے کہا (ہدایہ والی عبارت کا ترجمہ) مولوی صدیق

صاحب سے کروالیں کہ روی ھذا الحدیث (مولانا محمد صدیق نے کہا کہ علیہ الاعتماد کہہ کر سب فقہاء کا اعتماد ذکر کر دیا، مجھے آپ مخاطب ہوئے ہیں تو علیہ الاعتماد کا اختلاف ہے کہ کیا تکبیر فارسی میں کہی جاسکتی ہے یا نہیں، امام صاحب کہتے ہیں کہ ہو جاتی ہے، ابو یوسف کہتے ہیں کہ نہیں ہوتی، یہی اختلاف ہے نا۔ لیکن اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ فارسی کے علاوہ کسی زبان میں کہی جائے گو جائز ہے (مولانا محمد صدیق صاحب نے کہا آپ کو پتہ ہے فارسی سے کیا مراد ہے، میں آپ کو بتلاتا ہوں فارسی سے غیر عربی مراد ہے) طالب الرحمٰن کس نے کہا ترجمہ کریں آپ (مولانا محمد صدیق نے کہا کہ آپ کے پاس کتاب ہے اس کا ترجمہ کریں) مولانا محمد امین صاحب نے کہا کہ میں آپ کو غیر عربی کا لفظ دکھاتا ہوں انہوں (طالب) نے کہا کہ میں اپنی شکست لکھ دوں گا، میں آپ کو غیر عربی کا لفظ دکھاتا ہوں فان لم تحسن العربی اجزاہ اگر وہ عربی اچھی طرح نہیں جانتا تو جائز ہے، آخر میں لکھا ہے کہ امام صاحب نے اصل مسئلہ میں اپنے قول سے (صاحبین کے قول کی طرف) رجوع کر لیا تھا جب اصل مسئلہ میں رجوع کر لیا تو غیر عربی سے رجوع ہوا، غیر عربی سب ہی مرجوع منہ ہے۔ اس کے بعد مولوی طالب الرحمٰن نے کہا کہ فارسی کا معنی غیر عربی ہر زبان ہے۔ اس کا حوالہ دکھائیں۔ کہتے ہیں کہ فارسی کے علاوہ ہر زبان میں نماز پڑھنا صحیح ہے۔ ہوا الصحیح یہی بات صحیح ہے۔ امام صاحب کا رجوع یہ ہے کہ فارسی میں پڑھنے سے ہو جاتا ہے (مولانا محمد امین صاحب نے کہا کہ غلط ہے، اگلی سطر پڑھیں) امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کا اختلاف ہے، امام صاحب کہتے ہیں کہ ہو جاتا ہے، امام ابو یوسف کہتے ہیں کہ نہیں ہوتی، امام ابو حنیفہ کا رجوع صرف اتنی بات سے ہے وہ رجوع الی قولھما (فقہ سے دشمنی کی یہی وجہ ہے کہ سمجھ نہیں آتی، مسئلہ ظاہر ہے جب صاحبینؒ کے قول کی طرف رجوع کیا اور صاحبین کا قول صرف عربی میں پڑھنے کا ہے تو پھر باقی زبانوں میں جواز کا کیا مطلب) مولانا محمد امین صاحب نے کہا کہ پوری عبارت

پڑھیں، درمیان سے عبارت چھوڑ رہے ہو لما تلونا سے پڑھو، طالب نے کہا کہ آپ پڑھیں۔ مولانا محمد امین صاحب نے عبارت پڑھی **وهو الصحيح لما تلونا و معنى لا يختلف باختلاف اللغات** یعنی کوئی بھی لغت ہو فارسی ہو، انگلش ہو، اردو ہو، اس کا معنی یہ ہے کہ ہر زبان مراد ہے، پوری عبارت یہ ہے **و يجوز باى لسان كان سوى الفارسية وهو الصحيح لما تلونا والمعنى لا يختلف باختلاف اللغات** ترجمہ: یعنی (فارسی کے ساتھ خاص ہیں) فارسی کے بدل جانے سے مسئلہ کی نوعیت نہیں بدلتی، مطلب یہ نہیں کہ صرف فارسی والے مسئلہ سے رجوع کیا ہے، آگے صاف لکھا ہے **ويروى رجوعه فى اصل المسئلة وعليه الاعتماد** امام صاحب سے رجوع مروی ہے اور اسی پر اعتماد (فتویٰ) ہے (اصل مسئلہ یہ تھا کہ ہر زبان میں پڑھ سکتا ہے، جب رجوع ہوا تو متعین ہوا کہ صرف عربی میں نماز پڑھی جاسکتی ہے، باقی کسی زبان میں جائز نہیں) اس مقام پر غیر مقلدین کا زبردست شور کیسٹوں میں موجود ہے، سب بول رہے ہیں۔

اس کے بعد مولانا محمد امین صاحب نے کہا کہ دیکھئے مسئلہ ہے رجوع کا۔ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی حدیث صحیح ہے، لیکن وہ منسوخ ہو چکی ہے اس طرح وہ قول بھی امام صاحب سے ثابت ہے لیکن جب اس کے بعد امام صاحب کا رجوع ثابت ہے اور فتویٰ بھی اسی رجوع والے قول پر ہے تو اس قول کو صحیح کہنے سے کچھ اثر نہیں پڑتا۔ (جیسے ہدایہ میں ہوا تصحیح کہا ہے) جیسے بیت المقدس کی حدیث صحیح ہے، لیکن اس کے باوجود منسوخ ہے، اب امام صاحب کے پہلے صحیح قول کو پیش کرنا، ایسا ہے جیسے بیت المقدس والی صحیح روایت کو پیش کر کے منسوخی والی آیت کو تلاوت نہ کرے (غیر مقلدین کا بے حد شور، کیسٹیں گواہ ہیں)

اس کے بعد مولوی طالب الرحمٰن نے کہا کہ آپ کو اصل مسئلہ بتاتا ہوں، وہ کہتے ہیں کہ اللہ اکبر کی بجائے اللہ اجل کہہ لو اللہ اعظم کہہ لو اللہ کے ناموں میں

سے کوئی نام لے لو، امام صاحب کہتے ہیں کہ ہو جائے گی، مولانا محمد امین صاحب نے کہا کہ یہاں قرآن کی آیت لکھی ہوئی ہے، وہ نہیں پڑھ رہا، یہ قرآن کا منکر ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ غلط حوالے دیتا ہے، سب جائز ہے، اس نے اب تک جتنے حوالے (کتب فقہ سے) پڑھے ہیں، سب غلط ہیں (کسی مسئلہ میں اول حصہ چھوڑ کر کسی میں آخر) اس مقام سے طالب الرحمٰن نے فرار کی راہ نکالی، آخر اس کوشش میں وہ کامیاب ہو گیا) طالب صاحب نے کہا یہ کہتے ہیں، آگے قرآن کی آیت لکھی ہوئی ہے یہ پڑھتے نہیں ہیں، چھوڑ رہے ہیں، اگر یہ قرآن کی آیت اس مسئلہ کے ساتھ دکھا دیں، آگے لکھی ہوئی (ہر ذی عقل جانتا ہے کہ مسئلہ کی دلیل خواہ پہلے ہو خواہ بعد میں وہ اس مسئلہ کی دلیل ہوتی ہے) تو میری شکست اور ان کی فتح۔ مولانا محمد امین صاحب نے کہا کہ اسی مسئلہ کی آیت اسی ہدایہ میں موجود ہے، مولوی طالب الرحمٰن اس بات پر اڑ گئے کہ اسی صفحہ پر ہو اور متن میں ہو اور قال محمد سے آگے لکھی ہوئی ہو (مولوی طالب الرحمٰن نے ان شرطوں کے ساتھ دلیل اور آیت کا مطالبہ کیا، ایسی شرطیں لگائی جائیں تو کوئی بھی مسئلہ دلیل سے ثابت نہیں ہو سکتا) مولانا محمد امین صاحب نے کہا کہ ہدایہ میں اسی مسئلہ پر آیت دکھاتے ہیں اور اسی پر فیصلہ ہو جاتا ہے کہ کون جھوٹا اور کون سچا ہے۔ یہ ہدایہ دے دو، میں اسی مسئلہ میں ہدایہ سے آیت دکھاؤں گا، اس مسئلہ پر خاصہ مباحثہ ہوا، غیر مقلدین کا مطالبہ تھا کہ اسی صفحہ مطلوب پر آگے عبارت سے آیت دکھلائیں، حنفی کہتے تھے کہ اسی بات اور اسی مسئلہ کے بارے میں آیت دکھلاتے ہیں بلکہ دو آیتیں دکھاتے ہیں اور اسی ہدایہ میں ہیں۔ اسی پر مولوی طالب الرحمٰن نے اپنی طرف سے تحریر لکھنے لگ گئے کہ میں نے درمیان میں آیت نہیں چھوڑی، یہ ہدایہ کے اسی صفحہ نمبر ۸۴ پر آیت دکھائیں اور جملہ غیر مقلدین بمعہ راؤ محسن مطالبہ کرنے لگے کہ اسی صفحہ پر آیت دکھلاؤ (پچھلے صفحہ پر دو آیتیں ہیں لیکن ہم نے اسی صفحہ پر دیکھنی ہیں) مولانا محمد امین صاحب نے ہدایہ مانگا لیکن انہوں نے دینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ

اپنے ہدایہ سے پڑھو، مولانا نے فتح القدیر کے حاشیہ والے؟ کے متن سے دو آیتیں قرآن کی لکھی ہوئی پڑھیں ﴿وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ٥ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى﴾ اور فرمایا کہ یہ ہدایہ ہے، مولوی طالب الرحمٰن نے کہا کہ یہ ہدایہ نہیں ہے (حالانکہ فتح القدیر میں ہدایہ اپنے پورے متن کے ساتھ الگ لکھا ہوا ہے) طالب الرحمٰن کی کتب فقہ کے بارے میں علمی قوت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے اور کہا کہ یہ تو فتح القدیر ہے اور ہدایہ نہیں ہے، یہ بات کیسٹ میں موجود ہے، مولانا محمد امین صاحب نے کہا کہ میں نے ہدایہ سے اسی مسئلہ پر دو آیتیں پڑھ دی ہیں (دیانتاً اور اصولاً طالب الرحمٰن کو اپنی شکست لکھ دینا چاہئے تھی) لیکن وہ اس بات پر اڑ گئے کہ نہیں صفحہ نمبر ۸۴ پر دکھاؤ، اسی باب میں اگر اس مسئلہ کی آیت پہلے صفحہ پر دکھلائیں تو ہم نہیں مانتے۔ اسی پر مناظرے کا اختتام ہوا، راؤ صاحب نے مناظرہ بند کروا دیا اور ساتھ یہ بھی کہا کہ کچھ پلے نہیں پڑا۔ اس وقت بہت شور ہو گیا، اسی شور کے عالم میں طالب الرحمٰن نے کہا کہ تم (احناف) سے تو مرزائی اچھے ہیں، مولانا محمد امین صاحب نے رسالہ فیصلہ مکہ ہاتھ میں لیا اور کہا کہ مکہ مکرمہ میں تمہارے بزرگوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مولوی ثناء اللہ کی تفسیر ثنائی نہیں بلکہ تفسیر مرزائی ہے۔ اس میں سعودی امراء اور علماء کا فیصلہ بھی موجود ہے تو بغیر ثبوت کے بات کر رہا ہے، اس میں آپ کو آپ کے گھر کا حوالہ دے کر ثابت کر رہا ہوں، تمہارے بزرگوں نے تمہیں مرزائیوں سے بد کہا ہے، ملحد تک کہا ہے، ملاحظہ ہو فیصلہ مکہ صفحہ نمبر ۳۶ نیز طالب الرحمٰن سے مطالبہ کیا گیا کہ اگر تیرے نزدیک احناف مرزائیوں سے برے ہیں تو تحریراً لکھ دے، اس کا طالب الرحمٰن نے کوئی جواب نہیں دیا یہ گفتگو شور کے وقت ہوئی شاید ریکارڈ میں صاف نہ ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# قہر حق بر اصحاب ندائے حق

## غیر مقلدین کی بوکھلاہٹ

ظاہر تھا کہ غیر مقلدین اظہار حق کے ٹھوس حقائق کا جواب نہیں دے سکیں گے، جس کا لازمی نتیجہ تھا کہ یہ لوگ اب اشتہار اظہار حق کا جواب دینے کی بجائے گالی گلوچ، بدکلامی اور الزام تراشی پر اتریں گے، وہی ہوا جس کی شہادت ان کا مغلظات سے بھرا ہوا اشتہار دے رہا ہے اور خود اس میں اقرار بھی کیا کہ ہمارے زیر قلم الفاظ سخت ہیں۔ یہ بے چارے اس کے سوا کر بھی کیا سکتے تھے۔ اپنے ان پڑھوں کی تسلی کے لیے جواب میں اشتہار شائع کرنے کا شوق تھا جو جواب دیئے بغیر پورا کر لیا۔ اس میں اظہار حق کے حقائق و دلائل کا کوئی جواب نہیں۔ مثلاً:

۱۔ راؤ محسن کے مکان پر مولوی عبدالرحیم کا کتاب کو ہاتھ نہ لگانا۔

۲۔ موضوع مناظرہ سے غیر مقلد مناظر کا پورے مناظرے میں فرار، جس کی شہادت ان کے اشتہار نے بھی دے دی۔ تین سوال اور تین موضوع سے غیر متعلق۔

۳۔ حنفی مناظر کے تقریباً ساٹھ سوال جو عین موضوع کے مطابق تھے، غیر مقلد ان کے جواب میں ایک بھی آیت یا حدیث پڑھ کر نہیں سنا سکا۔

۴۔ راؤ محسن کا تبصرہ کہ مناظرے سے کچھ پلے نہیں پڑا، موضوع سے ہٹ کر باتیں ہوئی ہیں۔

۵۔ اپنی نماز کو کتاب و سنت سے ثابت کرنا تھا جو نہ کر سکے۔

۶۔ نامکمل حوالوں، جھوٹ اور خیانتوں سے طالب الرحمٰن کی تقریریں لبریز ہیں۔

۷۔ ان کی مجموعی نماز کی حالت کے ان کی کتابوں سے پانچ حوالے درج کیے،

ان باتوں کا کوئی جواب نہ دے کر تسلیم کر لیا کہ اہل سنت کے خلاف ان حقائق کا ہمارے پاس کوئی جواب نہیں۔

۸۔ اپنے بزرگوں کی کتابوں کو خلاف قرآن وسنت ہونے کی وجہ سے چورا ہے میں رکھ کر جلانے کے دعویٰ کو ابھی تک عملی جامہ نہیں پہنایا، ہمیں انتظار ہے کہ کب سچے بنتے ہیں۔ اشتہار میں لکھتے ہیں کہ ان کے خمیر ہی فتنہ وفساد سے اٹھے ہیں۔ جناب اپنی اصلیت کو دوسروں کی طرف منسوب کرنا کہاں کی دیانت ہے۔ اپنے گھر کے حوالے سنو۔ نواب صدیق حسن خان صاحب اہل حدیث، موجودہ اہل حدیثوں کے بارے میں لکھتے ہیں **فقد نبتت فی هذا الزمان الخ** ترجمہ: ''اس زمانے میں ایک فرقہ شہرت پسند، ریا کار ظہور پذیر ہوا ہے جو باوجود ہر طرح کی خامی کے اپنے لیے علم وعمل کا مدعی ہے، حالانکہ اس کو علم وعمل اور معرفت سے دور کا بھی تعلق نہیں۔'' اسی مضمون کے درمیان میں لکھتے ہیں۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ غیر مقلدین کیوں کر اپنا نام خالص موحد رکھتے ہیں اور مقلدین کو (تقلید ائمہ کی وجہ سے) مشرک، بدعتی، قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ غیر مقلدین تمام لوگوں میں سے خود سخت متعصب اور غالی ہیں'' پھر ختم مضمون پر لکھتے ہیں **فما هذا دين ان هذا الا فتنة فی الارض وفساد كبير** یہ (طریقہ تو غیر مقلدین کا ہے) کوئی دین نہیں، یہ تو زمین میں فتنہ اور بہت بڑا فساد ہے۔ (الحطہ ص ۶۷، ۶۸ بحوالہ خیر التنقید) اسی حوالے کو بار بار پڑھیں اور اپنی اصلیت پہچانیں۔ قاضی عبدالاحد صاحب خانپوری اہل حدیث لکھتے ہیں: ''اس زمانے کے جھوٹے اہل حدیث، مبتدعین، مخالفین سلف صالحین جو حقیقت ما جاء الرسول سے جاہل ہیں۔ وہ صفت میں وارث ہوئے شیعہ اور روافض کے'' (آگے چل کر لکھتے ہیں) ''اسی طرح ان جہال، بدعتی، کاذب اہل حدیثوں میں ایک دفعہ رفع یدین کرے اور تقلید کا رد کرے اور سلف کی ہتک کرے، مثل ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جن کی امامت فی الفقہ اجماع امت کے ساتھ ثابت ہے۔'' الخ (بحوالہ خیر التنقید) غور سے

پڑھیں۔ الزام تراشیوں سے لبریز ندائے حق میں ہماری جانب چھ جھوٹوں کی نسبت کی گئی ہے۔ ان الزامات میں بہت جھوٹ بولے گئے ہیں۔ تفصیل ملاحظہ ہو۔

**الزام نمبر ۱**

میں لکھا ہے کہ اکرم حق کا تلاش کنندہ تھا ملخص یہ صریح جھوٹ ہے۔ چودھری محمد یوسف کے مکان پر مسند ابوعوانہ سامنے کھول کر بتایا گیا کہ اس حدیث میں خیانت کی گئی ہے تو وہاں ان کے مولوی نے کہا کہ آج میری تیاری نہیں ہے۔ حق تو یہ تھا کہ حدیث میں کی گئی خیانت سے توبہ کرتے۔ اور غلطی تسلیم کرتے، لیکن تلاش حق تو مقصود ہی نہ تھا اس لیے دوسرا وقت رکھنے کو کہا گیا۔

**الزام نمبر ۲**

میں جھوٹ بولا گیا کہ اشتہار میں ہے کہ اکرم کو معاف کر دو۔ ہمارے پورے اشتہار میں یہ لفظ موجود نہیں ہے باقی باتوں کی تصدیق قیصر صاحب سے کی جا سکتی ہے۔

**الزام نمبر ۳**

میں تو حد ہی کر دی۔ بہتان، جھوٹ اور تقریر ترمذی کی عبارت میں تحریف جیسے گناہ موجود ہیں، تقریر ترمذی کا مکمل ترجمہ اپنی طرف سے گھڑا گیا، یہ تقریر شیخ الہند کی اپنی لکھی ہوئی نہیں ہے۔ انور شاہ صاحب شیخ الہند کے استاد نہیں ہیں، شاگرد ہیں۔ انور شاہ صاحب کا اس عبارت میں نام تک ہی نہیں۔ جن جاہلوں کو یہ بھی پتہ نہیں وہ تقریر ترمذی کو خاک سمجھیں گے۔

## چیلنج

غیر جانبدار ثالث بٹھالیں، اپنے اشتہار میں دیے گئے ترجمہ (یہ حدیث بھی صحیح ہے، میرے استاد انور شاہ کشمیری نے بھی اس حدیث کو صحیح سمجھا ہے۔ شاہ ولی اللہ بھی اس حدیث کو صحیح کہتے ہیں مگر ہم نے اس حدیث کو صحیح نہیں مانا، کیونکہ ہم ابوحنیفہ

کے مقلد ہیں اور وہ اس حدیث کے مخالف ہیں) کو تقریر ترمذی سے ثابت کر دیں تو ہم اپنی شکست تحریری طور پر لکھ دیں گے، اگر ثابت نہ کر سکیں (ولن تفعلوا) تو پھر اپنی بد دیانتی اور خیانت کی تحریری طور پر معافی مانگنا ہوگی اور اپنی شکست کی تحریر دینا ہوگی۔ شیخ الہند پر قرآن کی آیت غلط لکھنے کا الزام لگایا، آپ کے ندائے حق میں قرآن کی آیت (الاماذ کیتم کو راء کے ساتھ) اور حدیث **انما الاعمال** غلط لکھی ہوئی ہیں۔ جو جواب آپ دیں وہی شیخ الہندؒ کا ہے۔ غیر مقلدین کی حدیث میں بہت سی خیانتیں ہیں، صرف ایک مثال۔ مولوی صادق سیالکوٹی صلوٰۃ الرسول ص ۴۵۱ میں حدیث لکھتے ہیں۔ ''پھر امام اونچی آواز سے اور مقتدی آہستہ آواز سے الحمد شریف پڑھیں پھر امام اونچی آواز سے قراءت پڑھے اور مقتدی چپ چاپ سنیں۔'' (مسلم شریف) یہ پوری حدیث مسلم شریف تو کجا حدیث کی کسی بھی کتاب میں موجود نہیں ہے۔ دین محمدی کے پاسدار و مذہب کی تائید میں ایسے ہی احادیث گھڑا کرو۔

## الزام نمبر ۴

میں یہ جھوٹ بولا گیا کہ محمد اکرم سے مولانا محمد صدیق و مولوی عبدالخالق کی بات ہوئی کہ بروز ہفتہ آپ اپنے مولوی کو لے آئیں اور رفع یدین پر مناظرہ کر لیں، یہ صریح جھوٹ ہے۔ وہاں باہر سے مولوی لانے اور مناظرہ کرنے کی قطعاً کوئی بات نہیں ہوئی۔ شیخ جمال دین اور قیصر شاہ گواہ ہیں۔ اگر ان پر اعتماد نہ کریں تو چودھری محمد یوسف اور ان کے جملہ ساتھی حلف اٹھا دیں گے کہ باہر سے مولوی لا کر رفع یدین پر مناظرے کی بات ہوئی ہے تو ہم ان کے الزام کو صحیح تسلیم کر لیں گے۔ مولوی اسلم صاحب نے اتنا کہا کہ آج ہماری تیاری نہیں، ہم کل جواب دیں گے، پھر بھاگ کر قصبہ عبدالحکیم سے اپنا مشکل کشا لائے، شام تک ٹھہرنے کو کہا گیا تو انکار کر دیا کہ میں شام تک نہیں ٹھہر سکتا۔ ہم اب بھی یقین سے کہتے ہیں کہ مولوی اسلم صاحب ان کے فرقہ کی طرف سے حدیث میں کی گئی خیانت کا جواب نہیں دے سکتے اور ہماری طرف

سے بھیجی گئی سات احادیث صحیحہ کے جواب جو انہوں نے سات جھوٹ بولے ہیں، مولوی اسلم صاحب ان کو صحیح ثابت نہیں کر سکتے۔ اگر شوق ہو تو ہم اب بھی تیار ہیں۔ (باہر سے کوئی فریق بھی مولوی نہ بلائے) اپنی کمزوری چھپانے کے لیے دوسروں پر الزام کہ وہ رفو چکر ہو گئے، غلط بیانی ہے۔

## الزام نمبر ۵

میں کچھ مولویوں اور عوام کے غیر مقلدیت قبول کرنے کا ذکر ہے۔ ایک جھوٹ تو یہ ہے کہ سارے مولوی ان کے مدرسوں سے فارغ اور پڑھاتے رہے ہیں، ہم صرف ناطق صاحب کو جانتے ہیں، بتائیں وہ کس مدرسہ سے فارغ ہیں اور حنفی ہوتے ہوئے کس مدرسہ میں پڑھاتے رہے ہیں۔ دیگر لوگوں پر آپ کے گھر کا ایک حوالہ۔ مرزائی خلیفہ حکیم نور دین اور عبداللہ چکڑالوی منکر حدیث کے بارے میں مولانا عبداللہ روپڑی سے سوال ہوا کہ کیا یہ پہلے اہل حدیث تھے۔ ملخص۔ جواب میں لکھتے ہیں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ مولوی نور دین اور عبداللہ چکڑالوی گمراہ ہو گئے تھے مگر کہاں سے نکلے؟ حنفیت سے معلوم ہوتا ہے اصل خراب تھی، پھر اہل حدیث کے مذہب میں کیسے ٹھہر سکتے تھے۔ (ص ۱۰۱ ج ۱ فتاویٰ اہل حدیث) یہی تو ہم کہتے ہیں کہ جس کی اصلیت خراب ہو وہ اہل سنت میں کیسے ٹھہر سکتا ہے۔ بقول روپڑی صاحب حنفیت اصل خراب ہے تو انگریز کے دور سے پہلے ہندوستان میں اس فرقہ کا نام و نشان نہ تھا۔ یہ سب حنفیت سے نکل کر گئے ہیں تو پورے فرقے کی اصل خراب ہے اور پھر اس خراب اصل کے حصے میں اہل ھوی منکرین حدیث، مرزائی، نیچری وغیرہ تو ایسے لوگوں کے حنفیت سے نکل جانے سے حنفیت کی حقانیت میں کوئی فرق نہیں آتا۔

## الزام نمبر ۶

میں طالب الرحمٰن کے موضوع مناظرہ سے فرار کی تردید کی گئی ہے یہ بھی صریح جھوٹ ہے، ہمارے دعویٰ کی سچائی کی شہادت تو آپ کے اشتہار نے دے دی

کہ ہمارے مناظر نے تین سوال کیے اور وہ تینوں اصول مناظرہ کے بھی خلاف اور موضوع مناظرہ کے بھی خلاف۔ اگر ہمت ہے تو موضوع مناظرہ کا کاغذ فوٹوسٹیٹ کرا کے تقسیم کریں اور لوگوں کو دعوت دیں، کہ موضوع پڑھ کر مناظرہ سنیں۔ پڑھے لکھے غیر جانبدار ثالث بٹھالیں، موضوع سمجھا کر کیسٹیں سنا کر فیصلہ کرالیں، جس فریق کے خلاف فیصلہ ہو وہ اپنی شکست تحریری طور پر لکھ دے۔ موضوع مناظرہ مکمل نماز تھی۔ نماز سے مقدم مسائل شرائط وغیرہ اور بخاری کے صفحہ پڑھوانے کی جملہ باتیں موضوع سے فرار کے راستے تھے، جبکہ حنفی مناظر نے موضوع سے متعلق اور اصول مناظرہ کے تحت نماز کے متعلق سوالات کیے جس کے جواب میں طالب الرحمٰن ایک بھی آیت یا حدیث پڑھ کر نہیں سنا سکا۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ جملہ غیر مقلدین اکابر واصاغر، امرتسر، روپڑ اور بھوپال سے لے کر ملکہ وکٹوریہ تک زور لگالیں۔ قیامت تک ایک بھی حدیث نہ سنا سکیں گے۔ اہل حدیث مناظر کے تین سوال کی سرخی شرمندگی چھپانے کے لیے ہے۔ ورنہ ان کے جوابات مناظرہ کے اصول اور موضوع کے خلاف ہیں۔ ڈھیلوں سے استنجا کافی ہو جاتا ہے، احادیث سے بھی ثابت ہے اور آپ کے ہاں بھی مسئلہ اسی طرح ہے۔ (فتاویٰ اہل حدیث ص ۲۵۲ ج ۱) اس کا جواب ندائے حق میں نہیں دیا۔ دارقطنی کی روایت امام اعظمؒ کے مسلک کے خلاف نہیں ہے۔ حدیث میں ہے کہ ایک درہم خون لگا ہوا ہو تو نماز لوٹائی جائے گی، امام صاحب سے ابراہیم نخعی تابعی تک سند سے مذکور ہے۔ **المنی والدم والبول اذا کان مقدار الدرهم اعاد الصلوة** ترجمہ۔ منی، پیشاب اور خون اگر درہم کی مقدار میں لگا ہوا ہو تو نماز لوٹائے۔ (کتاب الآثار لابی یوسف ص ۱۰ و ص ۲۵) کتب فقہ میں ایک درہم نجاست سے پڑھی گئی نماز کو مکروہ تحریمی لکھا ہے اس کا دھونا واجب ہے۔ (درمختار، فتح القدیر وغیرہ) لیکن غیر مقلدین کے نزدیک منی، خون، خمر سرے سے ناپاک ہی نہیں ہیں، جو حدیث **دارقطنی** کے بالکل برعکس ہے۔ ان کا سارا جسم اور کپڑے منی اور خون سے لت پت

ہوں تو ان کی نماز ہو جاتی ہے۔ تعجب ہے ایک درہم پر اتنا رونا رویا گیا اور منوں اور سیروں کا کوئی حساب ہی نہیں۔ پورے مناظرے میں باوجود مطالبے کے غیر مقلد نجاستوں کا تعین ہی نہیں کر سکا اور اس کا کوئی جواب نہیں دیا کہ منی اور خون اور خمر ان کے مذہب میں پاک ہے۔ سوال نمبر۲ (الف) اگر کتے پر تکبیر پڑھکر چھری پھیر دی جائے۔ الخ (تکبیر پڑھنا کسے کہتے ہیں؟) ان کے اس اعتراض کے جواب میں قرآن کی آیت الاماذکیتم پڑھی گئی جس کا جواب نہ مناظرے میں دیا اور نہ ہی اشتہار میں تردید ہو سکی۔

## تصویر کا دوسرا رخ

(۱) حنفی مذہب میں چھری پھیرنے سے چمڑا پاک ہوتا ہے اور ان کے مذہب میں پورا کتا اس کا خون، پسینہ وغیرہ سب کچھ پاک ہے، عرف الجادی وغیرہ۔

(ب) اللہ اکبر کے سوا اسماء الٰہی سے نماز شروع کرنے کا مسئلہ قرآن کی آیت **وذکر اسم ربہ فصلی** سے ثابت کیا گیا۔ اس آیت میں کسی نام کی تخصیص نہیں ہے اور اللہ اکبر کے خاص لفظ سے شروع کرنا خبر واحد سے ثابت ہے جسے ہم واجب سمجھتے ہیں، اس کا ترک واجب کا ترک ہے، یہ جواب کیسٹوں میں موجود ہے، انکار کر کے جھوٹ بولا ہے۔

(ج) فارسی وغیرہ، زبانوں میں نماز پر اعتراض کا جواب دیا گیا کہ امام صاحبؒ سے اس مسئلہ میں رجوع منقول ہے۔ اور ہدایہ سے علیہ الاعتماد کا لفظ دکھلایا گیا جو کہ اس قول کے مفتی بہ ہونے کی دلیل ہے۔ فقہی اصولوں سے جہالت کا کوئی علاج نہیں، یہ تو ایسے ہے جیسے کوئی شخص منسوخ آیت یا روایت پر عمل کی دلیل مانگے۔ سوال نمبر۳، زبانی نیت کرنے کا یہ جواب دیا گیا کہ اصل نیت دل کی ہی معتبر ہے اور مثال بھی دی گئی، کہ اگر کوئی شخص نماز ظہر کی نیت کرتا ہے اور دل میں بھی یہ ہے، لیکن زبان سے عصر کا لفظ نکل جاتا ہے تو زبان کا اعتبار نہ ہوگا، دلی نیت ہی معتبر ہوگی۔ کیسٹوں میں موجود

ہے، انکار کر کے جھوٹ بولا ہے۔ مولانا محمد امین صاحب کی علمیت پر اعتراض کا جواب اور بخاری کا صفحہ نہ پڑھنے کے واویلے کا جواب کھلے خط مین موجود ہے، ملاحظہ کر لیں۔ اس کا اشتہار میں کوئی جواب نہیں دیا۔ بخاری شریف کے صفحہ پڑھنے کے مطالبہ پر اگر اصرار ہے تو پورے ضلع میں کتنے غیر مقلد عالم ہیں جو بخاری کا صفحہ پڑھنے کے لیے تیار ہیں، ان کی فہرست جاری فرمائیں۔ دیکھئے پورے ضلع میں کتنے بنتے ہیں؟

**نوٹ:** ہم نے غیر مقلدین کا جواب ان کی زبان میں دینے سے گریز کیا ہے لیکن اگر یہ لوگ ایسے ہی دریدہ ذہنی سے کام لیتے رہے تو بعید نہیں کہ انہیں وہ کچھ پڑھنا سننا پڑے جس کو یہ حضرات پڑھنا سننا پسند نہ کریں۔ خصوصاً ہمارے اسلاف کے بارے میں احتیاط برتیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہمیں بھی ان کے شجرہ نسب کے بارے میں لکھنا پڑ جائے۔

شعبہ نشر و اشاعت

جمعیت اہل سنت ہارون آباد ضلع بہاول نگر